نعت رسولِ مقبولؐ

ہو بیاں کیسے تری شان رسولِ عربیؐ
ہے تری شان میں قرآن رسولِ عربیؐ

نعت ہم لکھتے ہیں احسانِ ابو طالبؑ ہے
نعت کے بانی ہیں عمرانؑ رسولِ عربیؐ

ورنہ وہ بھاگ گئے ہوتے یہ خم سے لیکر
تیرے قبضے میں تھے پالان رسولِ عربیؐ

اپنے روضے پہ بلا لیجے زیارت کے لئے
پورا کردیں مرا ارمان رسولِ عربیؐ

نعت لکھنے کی مجھے بھی ہوئی توفیق تقی
آپ کا مجھ پہ ہے احسان رسولِ عربیؐ

منقبت ۔ عونؑ و محمدؑ

کردے عطا مرے خدا، آج کے دن کی شام دو
کہتا ہے دل سناؤں میں، آج کے دن کلام دو

منبر لگاؤ آج دو، جشن کو احترام دو
آج سنیں گے منقبت، آن کے سب امامؑ دو

دین بچانے کیلئے، جان لٹائی دونوں نے
کرگئے نبیوں سے بڑے، زینبؑ کے بیٹے کام دو

مولا حسنؑ حسینؑ نے، پالا ہے لیکے گود میں
عونؑ و محمدؑ آپ پہ، کرتے ہیں فخر امامؑ دو

عشق عیاں جہان میں، زینبؑ کے بیٹوں نے کیا
جنگ میں بھی گئے ہیں یہ، دیکھ لو گام گام دو

سیرت و شکل و بندگی، رعب و جلال و حوصلہ
عکسِ حسنؑ حسینؑ ہیں، زینبؑ کے لالہ فام دو

ساقی ہو آپ کا کرم، چاہئیں دو دو رنگ کے
جب بھی اٹھاؤں میں قلم، مدح کے پاؤں جام دو

تیر و تبر کی شاہؑ کو، کیا ہیں ضرورتیں بھلا
کافی یزیدیوں کے ہیں، قتل کو ساتھ نام دو

شام ہر ایک شامی کی، کرب و بلا میں ہوگئی
کرگئے کفر میں ابھی، اطفال انہدام دو

دونوں جہاد کرتے ہیں، ہاتھوں میں تھامے نیمچے
کرگئے سارے کفر کا، طفل یہ اختتام دو

ایک میں عونؑ کی ثنا، اک میں محمدؑ آپ کی
آج کے دن کئے ہیں یوں، جشن کے اہتمام دو

جذبہء عشق دیکھئے، ماموں پہ جاں لٹانے کا
ماں کو ہیں اک سلام میں، دیکھو تقی سلام دو

سلام ۔ عونؑ و محمدؑ

میدان میں کیا جنگ لڑی عونؑ و محمدؑ
دیتے ہیں دعا نانا علیؑ عونؑ و محمدؑ

بن کر سرِ میدان جریؑ عونؑ و محمدؑ
دشمن کئے فی النار کئی عونؑ و محمدؑ

اک بات ہے زینبؑ نے کہی عونؑ و محمدؑ
ہاں مثلِ علیؑ تیغ چلی عونؑ و محمدؑ

جاں کھلتے ہوئے قاسمؑ و اکبرؑ نظر آئے
اس گلشنِ ہستی کی کلی عونؑ و محمدؑ

سب دیکھ کے پیکار یہی کہنے لگے ہیں
دونوں ہی ہیں شاگردِ جریؑ عونؑ و محمدؑ

ہاں معرکہ کرتے ہوئے بن جاتے ہیں اکثر
شبرؑ کبھی شبیرؑ کبھی عونؑ و محمدؑ

شاید انھیںؑ شبرؑ نے ہی تیّار کیا ہے
جو بن گئے میداں میں علیؑ عونؑ و محمدؑ

غازیؑ سی وفا دیکھ کے یہ کہتی ہیں زینبؑ
تم دونوں پہ میں صدقہ گئی عونؑ و محمدؑ

بھاگا پسرِ سعد یہ میدان سے کہہ کر
لیآئے قضا میری ابھی عونؑ و محمدؑ

لینے کو چلے حضرتِ قاسمؑ کا یہ بدلا
میداں میں شجاعت کے دھنی عونؑ و محمدؑ

لڑتے ہوئے میدان میں جب دونوں کو دیکھیں
جعفرؑ بھی یہ کہہ دیں ہیں علیؑ عونؑ و محمدؑ

بس مدحتِ زینبؑ میں ثناؤ انھیں اشعار
آئے ہیں یہی سن نے تقی عونؑ و محمدؑ

منقبت

منقبت لکھتا رہا ہوں میں خدا کی خاطر
اور لکھی حمدِ خدا آلِ عبا کی خاطر

آیتیں ڈھونڈیں اترنے کے بہانے اکثر
مدحتِ شاہؑ و حسن سبز قباؑ کی خاطر

آیا کرتے ہیں درِ فاطمہ زہراؑ پہ نبیؐ
چادرِ فاطمہ زہراؑ سے شفا کی خاطر

جب فضا میں کبھی محسوس ہوئی مجھ کو گھٹن
آ گیا زیرِ علم میں تو ہوا کی خاطر

مصطفیؐ آپ کے بیٹوں کی ثنا کرتا ہوں
میں تقی، فاطمہ زہراؑ کی رضا کی خاطر

منقبت امام زمانہؑ

العجل کی دعا پکار میں ہے
فاطمہ زہراؑ انتظار میں ہے

جو بھکاری حسنؑ کے لعل کا ہے
بادشاہوں کی وہ قطار میں ہے

مولاؑ آیا نہیں جواب ترا
کیا عریضہ وہ رہگزار میں ہے

دوست شبیرؑ کا حبیبؑ ہے جو
چودہ صدیوں سے انتظار میں ہے

کس طرح سے اسے بلائیں بھلا
وہ جو اللہ کے حصار میں ہے

ہے دعا کہہ دیں فوج میں مولاؑ
نام تیرا تقی شمار میں ہے

منقبت امامِ زمانہؑ

منافقوں پہ کریں گے وہ آ کے وار بہت
علیؑ کی مثل چلائیں گے ذوالفقار بہت

جو ایک بندگی صدیوں سے کرتے آئے ہیں
وہ ہے امامِ زمانہؑ کا انتظار بہت

بتولؑ، شبرؑ و سجادؑ، باقرؑ و جعفرؑ
بنیں گے پانچوں کے اک دن حسین مزار بہت

امامِ عصرؑ کے آنے کے احترام میں خود
جبیں جھکائے ہے خوش بیتِ کردگار بہت

مری دعاؤں میں اک العجل کی دل سے مرے
قسم خدا کی نکلتی ہے یہ پکار بہت

چمکنے دین لگا آپؑ کے ظہور کے دن
عیاں یہ ہوگیا ہے آپؑ کا وقار بہت

چمن میں فاطمہ زہراؑ کے پھول کھلنے لگے
تقی ملی مہِ شعبان میں ہے بہار بہت

سلام

آج یوں اہلِ عزا رونے لگے
آج شاہِ کربلاؑ رونے لگے

دیکھ کر ماں پر مصائب اس قدر
کیا ستم ہے مجتبیٰؑ رونے لگے

فاطمہؑ کی پسلیوں کو دیکھ کر
اشکِ خوں شیرِ خداؑ رونے لگے

قبرِ زہراؑ و حسنؑ کو دیکھ کر
یا الٰہی مصطفیٰؐ رونے لگے

ظلم کتنا بنتِ احمدؐ پر ہوا
سوچ کر کُل انبیاؑ رونے لگے

جب تقی شہہؑ کا ہوا بھائی شہید
مرتضیٰؑ بے انتہا رونے لگے

سلام حضرت قاسمؑ

جاکے میدان میں کیا کیا حال کیا قاسمؑ نے
خون سے شامیوں کو لال کیا قاسمؑ نے

مرتضیٰؑ، مجتبیٰؑ غازیؑ کی دکھا کر ہیبت
کیا عیاں سورہء زلزال کیا قاسمؑ نے

بابا شبرؑ نے جو بازو پہ تھا باندھا تعویز
اسی تعویز کو ہے ڈھال کیا قاسمؑ نے

آ کے میدان میں بس اپنا بتا کر شجرہ
ایک رستم کو یونہی زال کیا قاسمؑ نے

جیسے مرحب کا کیا شیرِ خداؑ نے بالکل
ویسے ارزق کا وہی حال کیا قاسمؑ نے

عکس بیعت کا دکھائی نہیں دیگا کبھی صاف
اس طرح آئینے میں بال کیا قاسمؑ نے

آن کر غیض میں مقتل میں سرِ کرب و بلا
حملہ دادا کی ہی تمثال کیا قاسمؑ نے

ہوکے پامال رہِ دینِ محمدؐ میں تقی
لاشِ بیعت کو ہے پامال کیا قاسمؑ نے

منقبت

جسے کسی کے بھی در سے نہیں ملی ہوگی
اسے حسینؑ نے اولاد بخش دی ہوگی

دیا کوئی بھی بجھا دے تو ہوگی تیرا شی
مگر حسینؑ بجھا دیں تو روشنی ہوگی

قطار میں نظر آئیں گے انبیاؑ سارے
جناں میں حضرتِ حرؑ کی جو حاضری ہوگی

کبھی نماز میں لیکر علیؑ کا نام بھی دیکھ
تری نماز میں کچھ اور دلکشی ہوگی

ترستے ہوں گے سرِ آسمان اس کو ملک
زمیں پہ بزمِ شہہ دینؑ جو سجی ہوگی

خدا نے جس سے لئے بال و پر تقی اس کو
حسینؑ ابنِ علیؑ نے اڑان دی ہوگی

سلام - بی بی زینبؑ

ترا عجیب ہی دشمن پہ وار ہے زینبؑ
ہر ایک خطبہ ترا ذوالفقار ہے زینبؑ

گئیں مدینہ سے کہتی ہوئی یہ شام تلک
حسینؑ ابن علیؑ پر نثار ہے زینبؑ

علیؑ کے بیٹوں کا پہرہ ہے اس کے چاروں طرف
علیؑ کی بیٹی ہے عالی وقار ہے زینبؑ

تمام گھر ہی لٹایا ہے تونے اس کے لئے
نبیؐ کا دین ترا قرضدار ہے زینب

ہر ایک دل میں بھی تعمیر کردیا تونے
جو شہہؑ کا کرب و بلا میں مزار ہے زینبؑ

زمانہ کہتا ہے تجھ کو شریکۃ الشبیرؑ
یوں شہہؑ کے کاموں میں تو حصہ دار ہے زینبؑ

ہیں پھول قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ و اکبرؑ
چمن حسینؑ ہیں اور تو بہار ہے زینبؑ

حسنؑ حسینؑ کے ہوتے ہوئے ہیں زینتِ عب
یہ صرف آپ کو حاصل وقار ہے زینبؑ

علیؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو چین سرورؑ کا
دلِ رسولؐ کو تم سے قرار ہے زینبؑ

پڑھیں جو غور سے قرآں تو ہو انھیں معلوم
خدا بھی آپ کا مدحت گزار ہے زینبؑ

وہ انبیاؑ ہوں کہ آیات یا فرشتے ہوں
تمھارے در پہ ہر اک کی قطار ہے زینبؑ

بس اک اشارے سے ہر چیز ہو گئی ساکت
وہ لفظِ کن پہ ترا اختیار ہے زینبؑ

بغیر خون خرابے کے مر گیا ہے یزید
ترے عجیب ہی خطبوں کی مار ہے زینبؑ

تقی چلی ہے یہ سالار بن کے جانبِ شام
اٹھائے ساتھ امامت کا بار ہے زینبؑ

سلام

غاصبوں پر جہاں لعنت نہیں ہونے والی
وہاں نازل کبھی رحمت نہیں ہونے والی

ڈال کر قید میں اُنؑ کو یہ سمجھتا تھا یزید
بنتِ حیدرؑ سے خطابت نہیں ہونے والی

بولے زینبؑ سے کہ مجلس نہیں ہوگی شہہؑ کی
اتنی کم ظرف کی جرئت نہیں ہونے والی

ثانیِ زہراؑ علاوہ ترے دنیا میں کبھی
طرزِ حیدرؑ میں خطابت نہیں ہونے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بڑھ کر ہے تقی
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ہونے والی

سلام - بی بی زینبؑ

صدقہ ہے فقط آپ ہی کا ثانیِ زہراؑ
جو لکھیں گئیں شہہؑ کی ثنا ثانیِ زہراؑ

دربار میں خطبہ جو دیا ثانیِ زہراؑ
یاد آنے لگے شیرِ خداؑ ثانیِ زہراؑ

کرتی تھیں یہی ورد سدا ثانیِ زہراؑ
شبیرؑ پہ سو بار فدا ثانیِ زہراؑ

دیں آپ کے احسانوں کا یا ثانیِ زہراؑ
ہر دور ہی مقروض رہا ثانیِ زہراؑ

جب آپ کا اک خطبہ سنا ثانیِ زہراؑ
بیدینوں کو یاد آیا خدا ثانیِ زہراؑ

دشمن کے مکاں میں غمِ شبیرؑ کی خاطر
کی مجلسِ شبیرؑ بپا ثانیِ زہراؑ

انداز میں حیدرؑ کے ہے کی گفتگو جس نے
ایک آپ ہیں اور ایک خدا ثانیِ زہراؑ

تھا شبرؑ و زہراؑ کی جو تحریر کا اک کام
تقریر سے وہ پورا کیا ثانیِ زہراؑ

خطبوں سے فنا اپنے ہی دشمن کو کیا ہے
ہیں مثلِ حسنِ سبز قبأ ثانیِ زہراؑ

جو لہجہ تھا معراج میں وہ آگیا اب یاد
خطبہ جو سرِ شام سنا ثانیِ زہراؑ

دشمن کو فنا کر دیا بن تیغ اٹھائے
یوں آپ بنیں فاطمہؑ یا ثانیِ زہراؑ

دیتے ہیں دعا کہہ کے یہ زینبؑ کو محمدؐ
دیں تم نے بچایا ہے مرا ثانیِ زہراؑ

سورج بھی سرِ عرش نکلتا نہیں جب تک
اس کو نہ اشارہ ہو ترا ثانیِ زہراؑ

جلتے ہوئے خیمے سے امامت کو بچایا
ہے آلِ محمدؐ کی بقا ثانیِ زہراؑ

ہاں آپؑ سے ہی امر میں اسلام کے شہہؑ بھی
کرتے ہیں سدا مشورہ یا ثانیِ زہراؑ

ہوتے ہوئے دو بیٹوں کے ہیں باپ کی زینت
یہ آپ کو ہی اوج ملا ثانیِ زہراؑ

بن جاتا ہے عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ
جو آپ کی گودی میں پلا ثانیِ زہراؑ

اللہ ریزینبؑ کی فضیلت کو تو دیکھو
یہ صرف لقب انؑ کو ملا ثانیِ زہراؑ

سجادؑ نے دادا کی جھلک آپؑ میں دیکھی
جو بولنے کی دیکھی ادا ثانیِ زہراؑ

اس بیٹے کو بھی فاطمہ زہراؑ سے ملی ہے
عباسؑ نے پاء جو وفا ثانیِ زہراؑ

وعدہ تھا نبیؐ سے کیا شبیرؑ نے لیکن
پر تم نے اسے پورا کیا ثانیِ زہراؑ

خود بن کے اسیر آپؑ نے زندان میں آکے
محبس سے کیا دیں کو رہا ثانیِ زہراؑ

ظلمت کی ہواؤں میں کیا تم نے ہی روشن
شبیرؑ کی مجلس کا دیا ثانیِ زہراؑ

آجائیں جگہ چھوڑ کے سادات کی جانب
اب نہر کو دے دیں جو صدا ثانیِ زہراؑ

یہ دونوں جہاں کہہ اٹھے سن کر ترا خطبہ
تم سے ہی ملی کرب و بلا ثانیِ زہراؑ

شبیرؑ کا خوں جب سے بہا کرب و بلا میں
وہ خاک ہوءی خاکِ شفا ثانیِ زہراؑ

خطبوں سے کریں کفر کو بیجان نہ کیونکر
ہیں خواہرِ شاہِ شہدؑا ثانیِ زہراؑ

جو آپؑ کو اور حضرت سجادؑ کو دیکھا
باقرؑ نے بھی یوں خطبہ دیا ثانیِ زہراؑ

عاشور کے دن خیمہء شبیرؑ کے نزدیک
غازیؑ کی جگہ پہرہ دیا ثانیِ زہراؑ

پرداخت یہاں حیدرؑ و جعفرؑ کی عیاں ہے
دیکھی ہے جو بیٹوں کی وفا ثانیِ زہراؑ

سنتے ہیں بڑا صبر کیا حضرتِ شہہؑ نے
پر آپ نے جو صبر کیا ثانیِ زہراؑ

حیدرؑ نے یہ زینبؑ سے کہا تھا تقی اک دن
ہے تیری ولا عشقِ خدا ثانیِ زہراؑ

سلام ۔ اصحابِ حسینؑ

خدا کے دین کا روشن جو نام کرتے ہیں
یہ کام صرف ہمارے امامؑ کرتے ہیں

دکھا رہے ہیں کرشمہ یہ کربلا میں حسینؑ
شہید ہوکے سناں پہ کلام کرتے ہیں

یہ کہہ رہے ہیں جنابِ سعیدؑ سے شبیرؑ
ہم اب سے خلدِ بریں تیرے نام کرتے ہیں

ابھی ہی آئے ہیں یہ چھوڑ کر سپاہِ یزید
حسینؑ حرؑ کو علیہ السلام کرتے ہیں

جو خط حسینؑ نے بھیجا ہے کھول کر پڑھئے
حبیبؑ آپ کو مولا سلام کرتے ہیں

گلے سے اپنے لگا کے، بنا کے اپنا سپاہ
حسینؑ جونؑ کا بالا مقام کرتے ہیں

خدا سے طور پہ موسیٰؑ کلام کرتے تھے
حسینؑ نیزے پہ آ کر کلام کرتے ہیں

یہ کربلا نے ہی ثابت کیا ہے کہ شبیرؑ
نبیؐ کے دین کے سارے مہام کرتے ہیں

حسنؑ کا نام پکارا نہیں ازل سے تقی
حسینؑ بھاء کا یوں احترام کرتے ہیں

منقبت ۔ بی بی زینبؑ

دل میں رہ جائے گی حسرت نہیں ملنے والی
بنتِ حیدرؑ کی حقیقت نہیں ملنے والی

جس میں زینبؑ ترے بابا کی نہیں ہو مدحت
ایسی قرآن میں آیت نہیں ملنے والی

ثانیِ زہراؑ حقیقت ہے کہ بعدِ زہراؑ
آپ سی صاحبِ عصمت نہیں ملنے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بھی بڑھ کر ہے
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ملنے والی

آگئی شام میں عباسؑ کی ہمشیر، یزید
اب تری لاش سلامت نہیں ملنے والی

مانگ لے جو بھی تجھے چاہئے ان سے لیکن
تجھ کو شبیرؑ سے بیعت نہیں ملنے والی

تجھ کو بی بیؑ ہوئی حاصل جو خدا کے نزدیک
ایسی نبیوںؑ کو بھی عظمت نہیں ملنے والی

زینتِ اب ہیں یہ حسنینؑ کے ہوتے ہوئے بھی
ایسی ہر اک کو فضیلت نہیں ملنے والی

شام تک کرب و بلا سے ہمیں تاحشر تقیؔ
جیسی زینبؑ نے کی محنت، نہیں ملنے والی

سلام ۔ امام سجادؑ

علم دنیا کو دیا ہے قید میں
علم کا روشن دیا ہے قید میں

آپؑ سے ہاں رابطہ ہے قید میں
حضرتِ بہلولؒ کا ہے قید میں

راہِ حق پر لیکے آئے لوگوں کو
انتقام ایسا لیا ہے قید میں

مثلِ سجادؑ آپؑ نے، زنجیر میں
سجدہ خالق کو کیا ہے قید میں

ظلم کاظمؑ پر ہوئے ہیں کس قدر
طفلی میں دیکھا گیا ہے قید میں

یاد کر کے اپنے جد کی پیاس کو
ایک قیدی رو رہا ہے قید میں

مولاؑ کروٹ بھی بدل سکتے نہیں
ظلم کتنا ہو رہا ہے قید میں

مجتبیٰؑ کی یاد آئی ہے تقیؔ
زہر انؑ کو جب دیا ہے قید میں

سلام بی بی سکینہؑ

کربلا سے کوفہ تک مرتضیٰؑ سکینہؑ ہیں
مثلِ ثانیِ زہراؑ فاطمہؑ سکینہؑ ہیں

آ کے نیزے پر سرورؑ جو کلام کرتے ہیں
شاہِ دیں کی سانسوں کا سلسلہ سکینہؑ ہیں

ساتھ میں تمھارے ہی شام تک چلے باقرؑ
آپ دینِ خالق کا آسرا سکینہؑ ہیں

خضرؑ اور عیسیٰؑ جو زندہ آج تک ہیں یوں
منقبت تمھاری وہ لکھتے کیا سکینہؑ ہیں

بولتے تقیؔ دیکھا نیزے پر سوال آیا
مصطفیٰؐ کے بیٹے کی کیا بقا سکینہؑ ہیں

سلام بی بی سکینہؑ

کس طرح کرے کون بیاں کیا ہے سکینہؑ
کافی ہے یہی دوسری زہراؑ ہے سکینہؑ

شبیرؑ کا دل جس سے دھڑکتا ہے شب و روز
شبیرؑ پہ اللہ کا وہ تحفہ ہے سکینہؑ

آتی ہے تمھیں نیند فقط چھاتی پہ شہؑ کی
بستر ترا شبیرؑ کا سینہ ہے سکینہؑ

کرتا ہے شب و روز سلام آپ کو آ کر
اک پنجہ جو غازیؑ کے علم کا ہے سکینہؑ

منہ ڈھانپ لیا بالوں سے چادر جو نہیں ہے
کیسا ترا بازار میں پردہ ہے سکینہؑ

زہراؑ کی طرح کیسے نہ تو ظلم سہے گی
آخر تمھیں زینبؑ نے جو پالا ہے سکینہؑ

مانگا ہے تقی شب کی نمازوں میں اسے تو
خود سوچ لو شبیرؑ کی کیا کیا ہے سکینہؑ

سلام - بی بی زینبؑ

سنائی شام میں جو حیدری آواز زینبؑ نے
دکھایا شام کے دربار میں اعجاز زینبؑ نے

یزیدی شام کے دربار میں سب ہوگئے گونگے
کیا ہے خطبوں کا اس طرح سے آغاز زینبؑ نے

سنا کے لہجہء شیرِ خداؑ میں شام میں خطبے
نظامِ ظلم روکا دے کے اک آواز زینبؑ نے

جہاں بھی جاتیں ہیں یہ ہر جگہ خطبے سناتی ہیں
بتایا یوں یزیدوں کا جہاں میں راز زینبؑ نے

علیؑ دربار میں آئے لگا ہے شامیوں کو یہ
علیؑ کے لہجے کا اپنایا یوں انداز زینبؑ نے

ہیں جتنی دنیا، یوں روکا ہے اُن سب کے نظاموں کو
جو دی دربار میں اسخت کی اک آواز زینبؑ نے

جنابِ مرتضیٰؑ کی ہیں یہ زینت، بیٹوں کے ہوتے
فقط اللہ جانے پایا کیا اعزاز زینبؑ نے

حسینؑ و قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ آئے ہیں اس میں
کیا شعبان کا ایسے تقی آغاز زینبؑ نے

منقبت

قدم با قدم ہم ارم دیکھتے ہیں
تقی کا جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں

تقی بس اٹھاؤ قلم، دیکھتے ہیں
محمد تقی کے کرم دیکھتے ہیں

لگا، ہوگیا ہم کو دیدارِ جنت
محمد تقی کا حرم دیکھتے ہیں

ملائک خدا کے یہ سجدوں کی خاطر
محمدؐ کے نقشِ قدم دیکھتے ہیں

ازل سے رہے ساتھ حق کے ہیں مولاؑ
نہ شاہی نہ جاہ و حشم دیکھتے ہیں

تقی کے گداوں کا بھی میں گدا ہوں
جہانوں میں میرے بھرم دیکھتے ہیں

علیؑ کا وہ گھر ہے جہاں پہ تقی ہم
محمدؐ کا پھر سے جنم دیکھتے ہیں

سلام ۔ شہزادہ علی اصغرؑ

ہنس کے میدان میں ہر ظلم کو برباد کیا
رن میں بے شیرؑ نے حملہ نیا ایجاد کیا

شاہؑ یہ کہتے تھے کمسن ہیں ابھی آپؑ مگر
آپ نے حملہ بڑا اصغرِ ناشادؑ کیا

آکے بن تیر و تبر گردنیں سب کی کاٹیں
یعنی بیشیرؑ نے شبرؑ کو بہت یاد کیا

طوق اور بیڑیاں، زنجیر پہن کر، اصغرؑ
آپؑ کے بھائی نے اسلام کو آزاد کیا

لیکے اک تیرِ ستم اپنے گلے پر ہنس کر
ایک کمسن نے بنِ سعد کو برباد کیا

ہوکے قربان رہِ شاہؑ میں اصغرؑ نے نقی
حیدرؑ و فاطمہ زہراؑ کو بہت شاد کیا

منقبت ۔ امام علی نقیؑ

مرتضیٰؑ کی جان ہیں مولا نقیؑ
یوں مِرا ایمان ہیں مولا نقیؑ

دیکھ لو قرآں یا انؑ کو دیکھ لو
ناطقی قرآن ہیں مولا نقیؑ

معجزہ دربار میں دکھلا دیا
مجتبیٰؑ کی شان ہیں مولا نقیؑ

جس میں سب قرآں سمٹ کر آگئے
آپ وہ قرآن ہیں مولا نقیؑ

جو کبھی گنوا نہیں سکتا ہوں میں
آپ کے احسان ہیں مولا نقیؑ

ہے کنویں میں بیٹا، یہ ہیں سجدہ ریز
شکر کی پہچان ہیں مولا نقیؑ

اے خدا تو ہی نقی کو کر عطا
مدح کا عنوان ہیں مولا نقیؑ

منقبت امام جعفر صادقؑ

نبیؐ کا حسنِ جوانی ہیں جعفرِ صادقؑ
نبیؐ کی یاد دہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہو جان یا کہ ہو سانسیں یا زندگی ہو مری
سب آپ پر ہی لٹانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ثنائیں ہم کو وہاں آپ کی بھی کرنی ہیں
جہاں پہ نعتیں سنانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہزاروں لوگ مسلماں کئے ہیں مولاؑ نے
رسولؐ آپ کا ثانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہوا ہے آج کے دن آپؑ اور نبیؐ کا ظہور
یہ راتیں کتنی سہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نقی، سلونی کا دعویٰ بتا رہا ہے یہی
خدا کے دین کے بانی ہیں جعفرِ صادقؑ

منقبت امام علیؑ

شیرِ خداؑ کی منقبت جب بھی کہیں پڑھی گئی
عرش پہ بھی وہ منقبت حشر تلک سنی گئی

روشنی آفتاب کی آتی رہی جہان میں
اور علیؑ کے نور کی شمس کو روشنی گئی

آنے پہ مرتضیٰؑ کے ہے در جو بنا جدار میں
اس کو چھپانے کے لیے سعی ہمیشہ کی گئی

آیا جو مشکلوں میں دیں یہ بھی ہے سیرتِ نبیؐ
نامِ علیؑ پکار کے نادِ علیؑ پڑھی گئی

اتنا کیا رسولؐ نے ذکرِ علیؑ مرتضیٰؑ
دونوں جہاں میں یا علیؑ آواز گونجتی گئی

جذبہء عشقِ مرتضیٰؑ، میثمؑ سے سیکھو کیسا ہو
ہیں سرِ دار وہ مگر مدحِ علیؑ پڑھی گئی

کی نہیں جب تلک علیؑ والوں نے مدحِ مرتضیٰؑ
تب علیؑ والوں سے نقی سانس تلک نہ لی گئی

منقبت امام محمد باقرؑ

وارثِ زینِ عباؑ ہیں باقرؑ
حافظِ دینِ خدا ہیں باقرؑ

داستاں کرب و بلا کی دیکھو
شاہدِ کرب و بلا ہیں باقرؑ

جیسے حیدرؑ کی دعا عباسؑ
ویسے عابدؑ کی دعا ہیں باقرؑ

ہیں علیؑ باپ، محمدؑ بیٹا
ایسی عابدؑ پہ عطا ہیں باقرؑ

جتنے القاب ہیں، بتلاتے ہیں
علم میں سب سے سوا ہیں باقرؑ

آپؑ پہ آپؑ کے اجداد پہ بھی
میری سب سانسیں فدا ہیں باقرؑ

انؑ کے ہی دم سے ہیں یہ دونوں جہاں
یعنی خالق کی رضا ہیں باقرؑ

ان گنت لوگوں کو لائے حق پہ
دینِ احمدؐ کی بقا ہیں باقرؑ

میں بھلا کیسے بھٹک جاؤں نقی
جب مِرے راہنما ہیں باقرؑ

سلام امام سجادؑ

کرلیں یہ دونوں جہاں جتنے بھی مل کر سجدے
پھر بھی ہوں گے نہیں عابدؑ کے برابر سجدے

شہہؑ نے غربت میں کئے جو تہِ خنجر سجدے
سارے سجدوں کے بنے ہیں وہ پیمبر سجدے

نامِ سجادؑ جب آتا ہے تو پڑھتے ہیں درود
اسمِ سجادؑ پہ ہم کرتے ہیں اکثر سجدے

تیغ سر پر ہے مگر چہرہ ہے کعبہ کی طرف
نزع کے وقت بھی کرتے رہے سرورؑ سجدے

جو کئے جاتا ہے تو بغضِ علیؑ میں واعظ
لعنتیں کرتے ہیں تجھ پر وہ پلٹ کر سجدے

ہاں پسند آئیں خدا کو بھی عبادات انؑ کی
کون کر سکتا ہے سجادؑ سے بہتر سجدے

دہر میں آتے ہی عابدؑ نے کئے ہوں گے نقی
جیسے شبرؑ نے کئے دنیا میں آ کر سجدے

منقبت بی بی فاطمہ زہراؑ

مرتبے یہ شان و شوکت کے عیاں ہیں فاطمہؑ
آپ جس کی بیٹی ہیں اس کی بھی ماں ہیں فاطمہؑ

مصطفیؐ جس در پہ آکے روز کرتے ہیں سلام
آپ کے در کے سوا وہ در کہاں ہیں فاطمہؑ

وقتِ مشکل میں بھی تو مشکل کشا ہیں مرتضیٰؑ
پاسبانِ مصطفیؐ کی پاسباں ہیں فاطمہؑ

اللہ کو تو اُمِ ابیہا کا لقب بھی مل گیا
سوچیے کتنی نبیؐ پر مہرباں ہیں فاطمہؑ

مصطفیؐ و مرتضیٰؑ و مجتبیٰؑ اور اک حسینؑ
ان میں چاروں آیتوں کے درمیاں ہیں فاطمہؑ

جب پڑھا کوثر کا سورہ تب ہوا معلوم یہ
آپؑ کی عظمت تو قرآں میں نہاں ہیں فاطمہؑ

کوئی حیدرؑ کے علاوہ ہو نہیں سکتا ہے وہ
اے تقی جن کی جہاں میں مدح خواں ہیں فاطمہؑ

منقبت

لبوں پہ تیرے مدحت ہے؟ نہیں تو
تو منبر کی اجازت ہے؟ نہیں تو

پکارا جب سے ہم نے نامِ حیدرؑ
پھر آئی کوئی آفت ہے؟ نہیں تو

بِنا حُبِ علیؑ دونوں جہاں میں
جناں جانے کی حسرت ہے؟ نہیں تو

حسینؑ ابنِ علیؑ کو قتل کر کے
یزیدوں کی حکومت ہے؟ نہیں تو

علیؑ کے بن علیؑ کی آل کے بن
جنے جانے کی ہمّت ہے؟ نہیں تو

وہ دستر خوان پہ مولا حسنؑ کے
کہیں تھوڑی بھی قلّت ہے؟ نہیں تو

اُنھیں اصغرؑ ہرا دیں گے ہنسی سے
تو تیغوں کی ضرورت ہے؟ نہیں تو

اگر اس میں نہیں ہو مدحِ حیدرؑ
یہ دنیا خوبصورت ہے؟ نہیں تو

نبیؐ کو چھوڑ کر جنگوں سے بھاگے
یہ کوء کارِ نصرت ہے؟ نہیں تو

اندھیرا قید خانہ اور سجدے
کہیں عابدؑ سی ہمّت ہے؟ نہیں تو

جلاتے ہیں درِ زہراؑ مسلماں
نبیؐ سے کیا یہ الفت ہے؟ نہیں تو

تقی احساں نہیں گر فاطمہؑ کا
تو پھر کیا تیری محنت ہے؟ نہیں تو

منقبت عیدِ شجاع

یوں آج کہتا ہے سب کو خدا مبارک ہو
کہ آج خوش ہوئے زین العباءؑ مبارک ہو

جو لائے حضرتِ مختارؒ حرملا کا سر
تو بولے ابنِ شہہِ کربلاؑ مبارک ہو

ہے تاج پوشیء مہدیؑ کہا کسی نے یہ جب
زباں سے نکلا ہے بیساختہ مبارک ہو

غمِ حسینؑ کے بعد آئی جو نویں تاریخ
غمِ حسینؑ نے خود یہ کہا مبارک ہو

جو تاج پوشیء مہدیؑ ہوئی تو بولیں بتولؑ
اک اور لعل ہے مولا بنا مبارک ہو

ہے دن حسین بہت آج کا نقیؔ نقوی
قصیدہ آج بھی تم نے پڑھا مبارک ہو

منقبت

تم قرارِ قلبِ زہراؑ کا قرار
تم سے ماتم دینِ احمدؐ کا وقار

جس جگہ نیّت کا ہو دار و مدار
جشن ہوتا ہے وہیں پر شاندار

کرتا ہوں عونؑ و محمدؑ کی ثنا
خوش رہو زینبؑ کی آتی ہے پکار

لاڈلے زینبؑ کے میری شان ہیں
کہتے ہیں یہ عرش سے دلدل سوار

موت کو بھی خوف ہے خود موت کا
بھیجے ہیں غازیؑ نے اپنے فوجدار

یہ جری ابنِ جری ابنِ جری
وہ فرار ابنِ فرار ابنِ فرار

کربلا ہے آج سجدہ جو کوئی
ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا قرضدار

سوچ کر کرنا ثنائے کربلا
یہ عبادت ہے نہیں ہے کاروبار

ہے کرم شبیرؑ کا مجھ پر نقیؔ
میں بھی ہوں شبیرؑ کا مدحت گزار

منقبت امام حسن عسکریؑ

مشکلوں میں رہتا ہے میرے لبوں پر عسکریؑ
ذکر تیرا کرتا رہتا ہوں میں گھر گھر عسکریؑ

ڈوب کر پانی کے اندر جو مرا فرعون تھا
کھیلتے ہیں دیکھ لو پانی کے اوپر عسکریؑ

لکھ رہا ہوتا ہوں میں جب آپ کی مدحت تو پھر
دل کو ملتا ہے سکوں میرے برابر عسکریؑ

دہر میں جب آپ آ ئے ? تب نقیؑ نے یہ کہا
آگئے پھر سے حسنؑ دنیا میں بن کر عسکریؑ

کون روکے گا بھلا جنت میں جانے سے مجھے
ہے محبت آ پکی اس دل کے اندر عسکریؑ

عسکریؑ کی شان میں کافی ہے یہ جملہ نقیؔ
رہ چکے ہیں بارہویں رہبرؑ کے رہبر عسکریؑ

منقبت امام حسن عسکریؑ

نعتِ نبیؐ پڑھوں کہ میں قرآن عسکریؑ
دونوں میں آپ ہی کی تو ہے شان عسکریؑ

قرآن سمجھنا ہوگیا آسان اب بہت
کونین میں ہیں وارثِ قرآن عسکریؑ

روضہ ہو آپ کا مِری آنکھوں کے سامنے
ہوجائیں گے قبول سب ارمان عسکریؑ

آغوش میں امام نقیؑ کی وہ آگئے
بن کر حسنؑ کی دہر میں پہچان عسکریؑ

دربان اپنے در کا بنادیجئے امامؑ
یہ کیجئے فقیر پہ احسان عسکریؑ

وارث ہیں آپ احمدِ مرسلؐ کے یا امامؑ
کتنی بلند آپ کی ہے شان عسکریؑ

کتنے کئے ہیں ظالموں نے ظلم آپ پر
گھر آپ کا تھا آپ کا زندان عسکریؑ

ہوجائیں خوش نقی سے امامؑ اور پنجتنؑ
کیجے عطا کی مجھ پہ وہ باران عسکریؑ

منقبت شہزادہ علی اکبرؑ

زباں کریں مجھے ایسی عطا علی اکبرؑ
کہ آپؑ کی کروں میں بھی ثنا علی اکبرؑ

ہے پالا شاہؑ نے قاسمؑ کو اپنی گود میں اور
حسنؑ کی گود میں تو ہے پلا علی اکبرؑ

شجاعتیں تیری حیدرؑ سے ملتی ہیں لیکن
نبیؐ سے حُسن ہے ملتا ترا علی اکبرؑ

جو دیکھا رن میں تو کہنے لگے یہ سب شامی
کبھی رسولؐ کبھی مرتضیٰؑ علی اکبرؑ

جو دیکھا آپ کو کہتے ہیں رشک سے یوسفؑ
کہ حُسن میرا بھی ہو آپ سا علی اکبرؑ

ہے چہرا ہوبہو میرے رسولؐ کے جیسا
فقط یہ مرتبہ تجھ کو ملا علی اکبرؑ

علیؑ نے دے کے دعا سب عطا کیا ہے نقی
قصیدہ لکھنا تھا عنوان تھا علی اکبرؑ

منقبت امام حسنؑ

کیا کام عجب کر گیا پیغام حسنؑ کا
لیتے ہیں عدو خوف سے سب نام حسنؑ کا

چلتے ہیں فقط ایک ہی آواز پہ سب لوگ
لگتا ہے کہ نوکر ہے یہ کل شام حسنؑ کا

دنیا میں فقط اس ہی کو مل پائے گی جنّت
ہونٹوں پہ رہا جس کے سدا نام حسنؑ کا

ہاتھوں میں قلم تھام کے تحریر لکھی ہے
دشمن کو فنا کر گیا پیغام حسنؑ کا

ہر ایک ہلاکت سے اگر بچنا ہے تم کو
تو تھام فقط دامن اسلام حسنؑ کا

تاریکیاں رخصت ہوئیں پھر آیا سویرا
میں نے جو لیا نام سرِ شام حسنؑ کا

جنت سے سرِ حشر نہیں ہوگا وہ محروم
وہ شخص جسکے دل میں ہے گلفام حسنؑ کا

زہرا کی نقی یوں میں سناتا ہوں ثنائیں
ملتا ہے شب و روز جو انعام حسنؑ کا

منقبت امام حسنؑ

مولا حسنؑ کا صدقہ ہے جو جاں بدن میں ہے
خوشبو حسنؑ کے عشق کی بکھری چمن میں ہے

تم چاہتے ہو روکنا جو ذکرِ مجتبیٰؑ
یہ ذکر ہر زبان پہ میرے وطن میں ہے

مجھ کو یقین ہے پنجتن آئے سننے سب
مدحِ حسنؑ جو اس گھڑی میرے دہن میں ہے

زلفِ نبیؐ پکڑ کے یہ کہتے تھے مجتبیٰؑ
بس وہ نظامِ حق ہے جو دستِ حسنؑ میں ہے

مدحِ حسنؑ ثناؤں میں زہراؑ کے سامنے
چھایا خیال بس یہی فکر و ذہن میں ہے

ذکرِ حسنؑ سے آلِ محمدؐ کو خوش کرے
شاعر جو اہلبیت کا ہے اس لگن میں ہے

قاسمؑ کے واسطے سے دعا جب کروں تقی
کہتا ہے کوئی مانگ لے جو تیرے من میں ہے

منقبت امام علی رضاؑ

زباں پہ آگیا جس دم تمھارا نام رضاؑ
دیا ہے زہراؑ نے انعام یا امام رضاؑ

تمھارا ذکر زمانہ مٹا نہیں سکتا
خدائے پاک نے تم کو دیا دوام رضاؑ

جو سکّہ آپ نے اپنا چلایا تھا اک دن
رہے گا پاس ہمارے وہ اب مدام رضاؑ

ہر اک وطن میں رہے گی علیؑ علیؑ کی صدا
چلا رہے ہیں جو دنیا کا سب نظام رضاؑ

کسی دوا سے شفا جو نہیں ہے پاتا پھر
شفا ضرور اسے دیتے ہیں امام رضاؑ

دعائے سیدہؑ پاتے ہیں وہ مومنین سب
تمھارا ذکر جو کرتے ہیں صبح و شام رضاؑ

ہے مانگی ہر گھڑی میں نے یہی دعا ان سے
غلام اپنا بنالیں مجھے امام رضاؑ

تمھارا واسطہ دے کر شروع کرتا ہوں
کیئے جو آپ نے آسان میرے کام رضاؑ

جناں تو مجھ پہ تقی ہوگئی ہے اب واجب
لکھا ہے شان میں جب آپ کے کلام رضاؑ

سلام امام حسنؑ

حاکمِ شام کو لکھی تھی جو تحریر حسنؑ
شام میں پوری کی زینبؑ نے وہ تقریر حسنؑ

نام سے آپکو بھائی نے پکارا نہ کبھی
بس امام آپ کو کہتے رہے شبیرؑ حسنؑ

لشکرِ شام پہ تلوار کے بِن حملہ کیا
کربلا میں یوں بنے اصغرِ بیشیرؑ حسنؑ

آپ کے حضرتِ عباسؑ بھی شاگرد رہے
کل جہانوں میں ہے یہ آپ کی توقیر حسنؑ

پہلے دشمن نے جگر کے کئیے ٹکڑے تیرے
پھر جنازے پہ ترے مارے گئے تیر حسنؑ

پھر جو لوٹا تھا جنازہ ترا گھر کو واپس
دیکھ کر چیخ اٹھیں زینبِ دلگیرؑ حسنؑ

ابنِ زہراؑ کو تقی، کرکے مسلمان شہید
بھول بیٹھے، کہ ہیں قرآن کی تفسیر حسنؑ

منقبت شہزادہ قاسمؑ

دیکھو بالکل ہے مرتضیٰؑ قاسمؑ
حق ادا تم نے کردیا قاسمؑ

شام والوں پہ چھا گیا قاسمؑ
ایسے عباسؑ بن گیا قاسمؑ

ہوکے قربان حق کی راہوں پر
شامیوں کو مٹا گیا قاسمؑ

بانٹتا ہے غریب امیروں کو
اتنا تو نے جو دیدیا قاسمؑ

خوش ہوئے مجتبیٰؑ ولادت پر
تجھ سا بیٹا عطا ہوا قاسمؑ

لکھے اشعار مدحِ قاسمؑ میں
مجھ کو شاعر بنا دیا قاسمؑ

لکھنے بیٹھا نقی تو مولاؑ نے
کام آسان کردیا قاسمؑ

منقبت مولا علیؑ

حیدرؑ نے مشکلوں میں بھی تنہا نہیں چھوڑا
میں نے کبھی علیؑ کو بلانا نہیں چھوڑا

خیبر میں آگئے ہیں مدد کو رسولؐ کی
حیدر نے تو نبیؐ کو اکیلا نہیں چھوڑا

بچ کر علیؑ کے وار سے کفار بھاگ اٹھے
دشمن خدا کا کوئی بھی زندہ نہیں چھوڑا

مولاؑ کے ساتھ جائے گا جنت میں بس وہی
جس نے علیؑ کا ساتھ ہمیشہ نہیں چھوڑا

حیدرؑ کی مدح کی ہے تو شاعر بنا دیا
کرنا نقی نے شکر کا سجدہ نہیں چھوڑا

سلام امام حسینؑ

راہِ رب میں سر کٹایا اور لٹایا گھر حسینؑ
آپ نے ایسے بچایا دینِ پیغمبرؐ حسینؑ

مصطفیٰؐ کی دید کی تھی التجا جن لوگوں کو
دیکھا ہے ان لوگوں نے اب آپ کا اکبرؑ حسینؑ

کرتی ہے شانِ حدیثِ مِنّیت یہ آشکار
تو ہے پیغمبرؐ سے اور تجھ سے ہیں پیغمبرؐ حسینؑ

کس طرح ہوگی جناں میں جانے کی خواہش مجھے
جب عزا خانہ سجا ہے آپ کا گھر پر حسینؑ

آپ کے در پر زیارت کے لئے آیا ہے جو
یعنی اس نے حج کئے ستر وہاں جاکر حسینؑ

چاہئے جو کچھ جسے آجائے انؑ کے در پہ وہ
دے گئے بیٹے کسی کو اور کسی کو پر حسینؑ

تم ہو قرآں کے محافظ حافظِ قرآں تمھیں
مارتے ہیں ہر طرف سے گھیر کے پتھر حسینؑ

قتل بھائی ہوگیا خیمے جلے چادر لٹی
ہوگیا برباد کیسے ہائے تیرا گھر حسینؑ

ثانیء زہراؑ نے پانی جب بھتیجی کو دیا
ڈھونڈنے نکلی سکینہؑ تربتِ اصغرؑ حسینؑ

بین وہ منظر نقی کیسے کرے گا جس گھڑی
مرتضیٰؑ کی بیٹیوں کی چھن گئیں چادر حسینؑ

سلام امام حسینؑ

گردن رہِ خدا میں کٹا دی حسینؑ نے
ہمت جہاں کو اپنی دکھا دی حسینؑ نے

مومن شہید ہو کے بھی مرتے نہیں کبھی
آیت سناں پہ آ کے سنا دی حسینؑ نے

مٹی میں تو ملا نہ سکا مقصدِ حسینؑ
تجھ کو یزید خاک چٹا دی حسینؑ نے

حاکم بنا جو پھرتا تھا تو اس زمین پر
سب ملکیت تری وہ مٹا دی حسینؑ نے

اپنا گلا کٹا کے سرِ دشتِ کربلا
توحید کی حیات بڑھا دی حسینؑ نے

اصغرؑ مدد کو آ گئے اس دم حسینؑ کی
ھل من کی جس گھڑی تھی صدا دی حسینؑ نے

محشر کی دھوپ دور ہے، دنیا میں ہی تقی
چادر ہمارے سر پہ اڑھا دی حسین نے

سلام حضرت حرؑ

انصار شہہؑ کے کہتے ہیں تم کو سلام حرؑ
لمحوں میں ہو گئے ہو علیہ السلام حرؑ

اس واسطے بنے ہیں یہ مہمان شاہؑ کے
کرتے تھے اسمِ فاطمہؑ کا احترام حرؑ

اٹھیں گے دیکھ کر تمھیں عزت میں سب نبیؐ
بخشا ہے یہ بتولؑ نے تم کو مقام حرؑ

ہاتھوں کو باندھ کر وہ معافی کو آ گئے
بس ایک دن میں چھوڑ کے یوں فوجِ شام حرؑ

جب تم یہاں پہ آئے تو رومالِ فاطمہؑ
انعام میں یہ دیتے ہیں تم کو امامؑ، حرؑ

پانی ابھی نہیں ہے یہاں تم جو آئے ہو
ساقیؑ تمھیں پلائیں گے کوثر کا جام حرؑ

کیسے منائی جاتی ہے آزادی اصل میں
دنیا کو آپ نے یہ دیا ہے پیام حرؑ

سب انبیاؑ کھڑے ہوئے مسند کو چھوڑ کر
جس دم پکارا آپ کا محشر میں نام حرؑ

عزت حسینؑ دے گئے اتنی ہیں آپ کو
لب پر جہاں کے آپ کا اب ہے کلام حرؑ
دولت کو جائداد کو، سب چھوڑ کر تقی
آ کر حسینؑ کے یوں بنے ہیں غلام حرؑ

سلام امام سجادؑ

ہیں قید میں پر خلق کے مختار ہیں سجادؑ
مظلومی میں بھی حیدرِ کرار ہیں سجادؑ

منصب ہے امامت کا یہاں صبر میں ورنہ
شبیرؑ پہ جاں دینے کو تیار ہیں سجادؑ

جب آپؑ نے خطبہ دیا تب حشر بپا تھا
خطبات سبھی آپؑ کے تلوار ہیں سجادؑ

کی مجلسِ شبیرؑ بپا شام میں جا کر
پہلے شہِ والاؑ کے عزادار ہیں سجادؑ

جو شام گیا لے کے انھیں کرب و بلا سے
اس قافلے کے سالار ہیں سجادؑ

مولاؑ نے جہانوں میں ہے پھیلائی ہدایت
حق بات ہے یہ دیں کے مددگار ہیں سجادؑ

کہتی ہے عبادت مری زینت ہے انھی سے
سجدہ یہ پکارا مرے سردار ہیں سجادؑ

یہ سن کے گدا اپنا بنا لیجے تقی کو
پیش آپ کی خدمت میں جو اشعار ہیں سجادؑ

سلام غازی عباسؑ علمدار

کس طرح روک دیں ہم لوگ ثنائے عباسؑ
ختم ہوتی ہی نہیں دل سے ولائے عباسؑ

فاطمہ زہراؑ نے جب کہہ دیا بیٹا اپنا
کون پھر آپ کی عظمت کو گھٹائے عباسؑ

پوری دنیا میں ابھرتا ہے وہی شخص فقط
اپنا سر آپ کے در پر جو جھکائے عباسؑ

شور میداں میں ہوا آگئے شیرِ خالقؑ
تھامے تلوار جو صفین میں آئے عباسؑ

میری تربت پہ میرا اتنا تعارف لکھنا
ذاکرِ سبطِ نبیؐ اور گدائے عباسؑ

آتے ہیں زیرِ علم ہوتی ہے راحت محسوس
مومنوں پر ترے پرچم کے ہیں سائے عباسؑ

کھینچ کے تیغ سے خط روک دیا ہے لشکر
یہ شجاعت ہے بھلا کس کی سوائے عباسؑ

شاہؑ کی پیاس پہ جب میں نے لکھے شعر تقی
جام کوثر کا پلانے مجھے آئے عباسؑ

رباعی و قطعات

تو کہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے یہ دردر جنت
ہے کہاں مجلسِ شبیرؑ سے بہتر جنت
ہم علیؑ والے ہیں جنت کے نہیں ہیں محتاج
بیچی بہلولؒ نے دنیا کو، بنا کر جنت

یوں ذکرِ علیؑ کرنے سے آئی خوشبو
کونین کے ہر کونے میں چھائی خوشبو
مدحت میں علیؑ کی نہ ہو کیسے مصروف
مجلس سے ہے خود خلد نے پائی خوشبو

منقبت مولا علیؑ

آتا ہے مشکلوں میں زباں پر علیؑ علیؑ
اپنے لبوں پہ رہتا ہے اکثر علیؑ علیؑ

سمجھے تھے تم کہ کر کے دھماکہ ڈراؤ گے
مولا مرا ہے فاتحِ خیبر علیؑ علیؑ

فرمانِ مصطفیؐ ہے یہ دونوں جہان میں
میرا وصی ہے میرا برادر علیؑ علیؑ

حسنینؑ کے ہیں بابا یہ غازیؑ کے ہیں پدر
ہم مومنوں کے مونس و یاور علیؑ علیؑ

مدحِ علیؑ کرو کہ ہے فرمانِ مصطفیؐ
پھر لب پہ میرے آئے نہ کیونکر علیؑ علیؑ

مدحت علیؑ کی کیسے بیاں میں نہیں کروں
میرے رسولؐ نے کیا گھر گھر علیؑ علیؑ

جھولے میں چیرا کلّہ ء اژدر کو جس گھڑی
تب ماں نے نام رکھ دیا حیدر علیؑ علیؑ

خیبر کی جنگ نے تقی ثابت یہ کر دیا
کہتے ہیں مشکلوں میں پیمبرؐ علیؑ علیؑ

سلام غازی عباس علمدارؑ

روانہ نہر سے جب شہؑ کے جاں نثار ہوئے
تو چاروں سمت سے عباسؑ پر ہیں وار ہوئے

لگا جو گرزِ گراں آہ سر پہ غازیؑ کے
ندا حسینؑ کو دی آقا ہم نثار ہوئے
دبا کے دانتوں میں مشکیزہ پھر بھی بڑھتے رہے
پہ حملے تیر کے غازیؑ پہ بار بار ہوئے

علیؑ کا شیر تھا خیموں کی سمت جانے لگا
ہوئے ہیں بازو قلم تیغ کے جو وار ہوئے

چھدی جو مشکِ سکینہؑ تو رو دیئے سقہ
بہا جو پانی تو عباسؑ اشک بار ہوئے

ہوا تھا آنکھ میں پیوست تیر غازیؑ کے
تو اس گھڑی شہہِ مظلومؑ بیقرار ہوئے

تقی حرم میں قیامت تھی جب علم آیا
حرم سکینہؑ کے نالوں سے سوگوار ہوئے

سلام شهزاده علی اکبر ؑ

اس پہ تقی تو مہربان ہے اکبرؑ
کہ تقی مدح خوان ہے اکبرؑ

وہ وطن میں سنی ہے صغریٰؑ نے
تم نے دی جو اذان ہے اکبرؑ

اذن تجھ کو حسینؑ دیں کیسے
تو تو زینبؑ کی جان ہے اکبرؑ

نورؑ شہہؑ کا گیا ترے غم میں
تُو شہہِ دیںؑ کا مان ہے اکبرؑ

سلام شهزاده علی اصغر ؑ

لیٹے لیٹے جو کیا وار علی اصغرؑ نے
ظلم کو کردیا مردار علی اصغرؑ نے

نامِ سقائے سکینہؑ جو لگاتے ہیں سبیل
ایسے بچوں سے کیا پیار علی اصغرؑ نے

حرملا وقت کے مرحب کی طرح مار دیا
وارثِ حیدرِ کرارؑ علی اصغرؑ نے

اشقیا رونے لگے پھیر کے اپنا چہرا
مسکرا کر یوں کیا وار علی اصغرؑ نے

خشک ہونٹوں پہ زباں سوکھی پھرا کر رن میں
تیر و خنجر کئے بیکار علی اصغرؑ نے

مدح خوانی کیلیئے تجھ کو تقی بخشے ہیں
لیکے عباس سے اشعار علی اصغرؑ نے

سلام حبیب ابنِ مظاهر ؑ

خلدِ بریں ہے ایسے کمائی حبیبؑ نے
دوبار شہہؑ پہ جان لٹائی حبیبؑ نے

دنیا میں منزلت وہ کوئی پا نہیں سکا
جو منزلت حسینؑ سے پائی حبیبؑ نے

میثم ؓ علیؑ کی شان سناتے ہیں ہر جگہ
اور مدحتِ حسینؑ سنائی حبیبؑ نے

اللہ کے حبیبؐ سے پائی ہے داد یوں
خاکِ حسینؑ سر سے لگائی حبیبؑ نے

جنگِ حبیبؑ دیکھ کہ مہدیؑ نے یہ کہا
بننا ہے اب تو میرا سپاہی حبیبؑ نے

شہہؑ نے تقی حبیبؑ کو خط سے بلایا ہے
عزت زیادہ سب سے ہے پائی حبیبؑ نے

منقبت

موسم پھر آگیا ہے سہانا غدیر کا
لکھنے لگا ہوں پھر سیقصیدہ غدیر کا

بھائی نبیؐ کا بن گیا مولا غدیر کا
ہوگا جہاں بھر میں یہ چرچا غدیر کا

حیدرؑ ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
یہ کیسے سہہ رہا ہے وہ بکرا غدیر کا

پہلے مباہلے میں اٹھایا حسینؑ کو
ہوگا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا

چہرے دکھے بنے ہوئے لوگوں کے کچھ مجھے
منظر جو میں نے غور سے دیکھا غدیر کا

مجھ کو مقصرین کی پہچان ہوگئی
میں نے لگایا جب سے ہے نعرہ غدیر کا

اہلِ سقیفہ چہرہ چھپانے لگے تمام
میں نے کبھی جو واقعہ چھیڑا غدیر کا

اس نے مقصروں کو جلایا ہے اس گھڑی
منظر تقیؔ کو یاد جب آیا غدیر کا

منقبت اعلانِ غدیر

آج احمدؐ کے لبوں پر کیا حسیںؑ اعلان ہے
بن گئے مولا علیؑ اللہ کا احسان ہے

ہے تمازت شمس کی اور ہے تپش اعلان میں
اور یہ بھی دیکھئے تپتا ہوا میدان ہے

بھاگنا تھی جن کی عادت بھاگتے وہ کس طرح
ان کے پالاں سے بنا جو منبرِ پالان ہے

حکمِ خالق سے علیؑ مرتضیٰؑ مولا بنے
جو انھیں مولا نہ سمجھیں اصل میں شیطان ہے

آؤ سب دنیا کے بندوں اس غدیری راہ پر
خلد کا رستہ یہاں سے تو بہت آسان ہے

ہے علیؑ دنیا کا مولا اور ہے بھائی مِرا
دو جہاں میں یہ رسولِ پاکؐ کا فرمان ہے

منقبت لکھتے جو رہتے ہو علیؑ کی شان میں
جان لو تم اے تقیؔ، مہدیؑ کا یہ احسان ہے

رباعیات و قطعات

مرا مرتبہ یوں بڑھائیں محمدؐ
گدا اپنے در کا بنائیں محمدؐ
انھیں مانتے ہو خلیفہ، ہو لعنت
جنھیں بزم سے خود اٹھائیں محمدؐ

تیرا رجب کو بولے خدا کے رسولؐ یہ
آمد جہان میں مِرے مشکل کشاؑ کی ہے
کھلنے لگی ہے کعبے کی دیوار اب تقیؔ
آمد یہاں پہ یعنی کہ شیرِ خداؑ کی ہے

مولا تقیؑ کے ہم پہ یہ احسان ہو گئے
مولا علیؑ کے ہم بھی ثنا خوان ہو گئے
تصویر کا جو شیر تھا، دشمن کو کھا گیا
یہ دیکھ کر تو موسیٰؑ بھی حیران ہو گئے

کرتے ہیں مدد جو مِری ہر وقت تقی
زینبؑ کے پسر ہیں وہ مِرے جد دو ہیں
نو لاکھ ہیں پر بھاگتے رہتے ہیں وہ
لڑنے کے لئے عونؑ و محمدؑ دو ہیں

یثرب میں حسنؑ مولا کی غربت دیکھو
بے سایہ وہاں آقاؑ کی تربت دیکھو
مولاؑ کے جنازے پہ بھی مارے گئے تیر
کیسی ہے پیمبرؐ کی یہ اُمّت دیکھو

دوش پہ احمدِ مرسلؐ کے جو آتے ہیں حسنؑ
دہر کے سارے نظاموں کو چلاتے ہیں حسنؑ
جنگ ہے قاسمؑ و اکبرؑ نے جریؑ سے سیکھی
اور غازیؑ کو وغا کرنا سکھاتے ہیں حسنؑ

جو آپؑ کہتے ہیں قرآں میں ہوتا ہے تحریر
لکھی ہے یعنی کہ قرآں میں آپؑ کی عظمت
ہیں بیشمار تو بیٹے کی عظمتیں اے تقی
خدا ہی جانے کہ کیا ہوگی باپؑ کی عظمت

کتابِ حق کی زباں میں بیان لکھا ہے
علیؑ کے بابا کو ایماں کی شان لکھا ہے
جو آپؑ ہوتے نہیں، ہوتا ہی نہیں قرآں
جبھی تو آپؑ کو قرآں کی جان لکھا ہے

مصطفیؐ کی نعت لکھتا ہوں تقی
حضرتِ عمرانؑ کا شاعر ہوں میں
جب سے کی میں نے ابوطالبؑ کی مدح
ہر مسلماں کہتا ہے کافر ہوں میں

ہے قصیدہ یہ ان کی شان میں جو
جنگ سے بھاگ کر ہی آئے ہیں
قبر کانٹوں سے بھر گئی ہوگی
وہ سقیفہ میں گل کھلائے ہیں

مجھے یوں ہوگیا ایقان، آگئے حیدرؑ
جو آئی کعبے پہ مسکان، آگئے حیدرؑ
سجا کے چہرے پہ اپنے خوشی تقی نقوی
رسولؐ بولے چچا جان، آگئے حیدرؑ

رسولؐ کو جو بلایا گیا سرِ معراج
ہے نورِ زہراؑ نبیؐ کو ملا سرِ معراج
کلام احمدِ مرسلؐ سے کون کرتا تھا
خدا کا شیرؑ تھا یا تھا خدا سرِ معراج

میں کس طرح سے بتاؤں کہاں ہیں بنتِ اسدؑ
جہاں علیؑ کا جھکے سر وہاں ہیں بنتِ اسدؑ
ہیں بنتِ مصطفیؐ گیارہ اماموںؑ کی مادر
سو آپ بارہ اماموںؑ کی ماں ہیں بنتِ اسدؑ

ہے کتنی بلندی پہ اقبال خدیجہؑ کا
اونچا ہے فلک سے بھی سسرال خدیجہؑ کا
اسلام کو رکھے ہیں صدیوں سے تقی زندہ
محنت ابوطالبؑ کی اور مال خدیجہؑ کا

اک گلِ پنجتنؑ کی آمد ہے
سیدہؑ کے چمن کی آمد ہے
کرکے دیدار ابنِ حیدرؑ کا
حُسن بولا حسنؑ کی آمد ہے

منقبت

سن کے پیغمبرؐ سے اعلانِ غدیر
لکھیں گے سلمانؓ دیوانِ غدیر

تاج پوشی ہے علیؑ کی آج تو
کیسے بھولیں گے ہم احسانِ غدیر

چھوڑ کر میدان کیسے بھاگتے
تھے کجاوے سب کے پالانِ غدیر

ساتھ آئے ہیں بہتّر کربلا
تھا بھرا لاکھوں سے میدانِ غدیر

جو منافق کے لئے آیا تھا سنگ
ہم کہیں کیوں اسکو سامانِ غدیر

آگئی بلغ کی آیت اے رسولؐ
عرش سے آیا ہے سامانِ غدیر

مانتا ہے وہ نبیؐ جو بولیں گے
ہیں نبیؐ اس وقت سلطانِ غدیر

جن کی عادت ہے بھاگنا ان سے ہی
لیتے ہیں پالان سلمانِ غدیر

خوش دکھیں گے بوذرؓ و سلماںؓ تقی
مرتضیٰؑ ہونگے جو عنوانِ غدیر

سلام امام حسینؑ

نہیں ہیں قاسمؑ و اکبرؑ حسینؑ تنہا ہیں
شہید ہو گیا لشکر حسینؑ تنہا ہیں

سنی حسینؑ سے ھل من کی یہ صدا جس دم
گرے ہیں جھولے سے اصغرؑ حسینؑ تنہا ہیں

اٹھا کے ہاتھوں میں تلوار ازن لینے آئے
یہ کہہ کے عابدِ مضطرؑ حسینؑ تنہا ہیں

وہاں ہے لاکھوں کا لشکر یہاں اکیلے حسینؑ
کہاں ہو غازی دلاورؑ حسینؑ تنہا ہیں

وہ مارتے ہیں ستم گر جو ہاتھ میں آیا
مدد کو آیئے حیدرؑ حسینؑ تنہا ہیں

شہید زینبِ دلگیرؑ کے پسر بھی ہوئے
نہیں رہا کوئی یاور حسینؑ تنہا ہیں

لگا تھا تیر گلے میں تقی جو اصغرؑ کے
شہید ہوگئے اصغرؑ حسینؑ تنہا ہیں

منقبت

جب سنا آخری اعلان غدیرِ خم میں
ہوگیا شیخ کو ہذیان غدیرِ خم میں

مولا بنتے ہوئے ہاتھوں پہ نبیؐ کے دیکھا
دیکھا قرآن پہ قرآن غدیرِ خم میں

کس طرح شیخ جی میدان سے ہو جاتے فرار
آئے تھے ان کے جو پالان غدیرِ خم میں

خم کے میدان میں بنے مولا علیؑ ہیں مولا
خلد کا رستہ ہے آسان غدیرِ خم میں

سن کے اعلانِ نبیؐ لوگ جو کچھ جل بیٹھے
تین شکلوں میں تھا شیطان غدیرِ خم میں

سامنے دنیا کے حیدرؑ کو بنایا مولا
ہوگیا سب پہ ہی احسان غدیرِ خم میں

آخری خطبہ سنا تھا جو رسولؐ اللہ سے
نکلی کچھ لوگوں کی یہ جان غدیرِ خم میں

سب کا مولا ہے وہی جو ہے نبیؐ کا بھائی
ہوگئے دیں کے سب اعلان غدیرِ خم میں

مولاؑ بنتے ہوئے حیدرؑ کو جو دیکھا ہے تقی
شیخ کے ڈوبے ہیں ارمان غدیرِ خم میں

منقبت امام حسینؑ

کیسے کریں بیان فضیلت حسینؑ کی
میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسینؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں، ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسینؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسینؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسینؑ ابنِ مرتضیٰؑ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسینؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسینؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسینؑ کی

جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسینؑ کی

مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب تقی
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی

منقبت بی بی فاطمہ زہراؑ

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ
سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو یا خدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ

نام سرورؑ نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آ کر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ

بخشوائے گا تقی کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھا جو قصیدہ فاطمہؑ

منقبت امام محمد باقرؑ

مصطفیٰؐ کا شباب ہیں باقرؑ
پانچویں بوترابؑ ہیں باقرؑ

ان کو بھیجا ہے مصطفیٰؐ نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ

صبر کا آفتاب ہیں سجادؑ
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کہ آئے اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ

قلب میں شہہؑ کے اور حسنؑ کے تقی
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ

منقبت امام علی نقیؑ

کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقیؑ
ہیں سب کے سب غلام تمہارے علی نقیؑ

میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے علی نقیؑ

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقیؑ

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقیؑ

مومن ہیں جتنے بھی تقیؔ دعویٰ یہ اُنکا ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقیؑ

منقبت

رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور
ہو جائیگا تُو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو ہے
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیے
ہونا نہ کبھی عشقِ علیؑ کی فضا سے دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکرہ
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، تقیؔ
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیٰؐ سے دور

منقبت

زباں پہ جس کی بھی حیدرؑ کی گفتگو نہ رہی
ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جائیگی جہان میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چارسو نہ رہی

ملک یہ کہنے لگے آ کے جشنِ حیدرؑ میں
علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

علیؑ سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰؑ کی ثنا تو بہت بلند تقیؔ
ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کے روبرو نہ رہی

سلام شہزادہ علی اصغرؑ

پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغرؑ
ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغرؑ

تمھیں سب دیکھ کر بولے، تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازیؑ ہے، یا ہے حیدرؑ علی اصغرؑ

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جو اب سرورؑ، علی اصغرؑ

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آ کر علی اصغرؑ

تقیؔ جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیرؑ کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغرؑ

منقبت بی بی ام البنینؑ

آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنینؑ
حضرتِ عباسؑ کی ہیں آپ ماں ام البنینؑ

آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کُل جہاں ام البنینؑ

دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰؑ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہراؑ آپ کو کہتی ہے ماں ام البنینؑ

پہلے زہراؑ سے ملک کرتے تھے آکر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنینؑ

حیدرِ صفدرؑ کی پہلے رازداں تھیں فاطمہؑ
آج ہیں شیرِ خداؑ کی رازداں ام البنینؑ

آپ آلِ فاطمہؑ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنینؑ

آپ کی مدحت تقی کس طرح سے لکھے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوں کہاں ام البنینؑ

سلام بی بی زینبؑ

ہوئی جہان کو معلوم بات زینبؑ سے
یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے

جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے

ہوا ہے لاکھوں کے مجمے میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا ہے تو نے
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے

علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا تقی نقوی
یزید خوف میں ہے کر کے بات زینبؑ سے

منقبت

ہیں جب ابوذرؓ و سلمانؓ سے غلامِ علیؑ
تو سوچو ذرا تم ہوگا کہاں مقامِ علیؑ

رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ

مرے نبیؐ پہ جب آیا ہے وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ

جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگِ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ

تقی مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ

منقبت عونؑ و محمدؑ

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا ہے دشمن پہ بہت
غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت

جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے ہے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آکر بہت

جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت

آگئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے یہ سیکھی ہے جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ڈر بہت

دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہؑ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہؑ کا اصغرؑ بہت

نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازیؑ کی اِنؑ پر بہت

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت

زینبِ دلگیرؑ کے گھر کی ہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازیؑ و سرورؑ بہت

کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت

دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے ہیں داد
حیدرؑ و عباسؑ، سرورؑ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰ کے گھر
زینبِ کبریٰ کا روشن ہو گیا ہے گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھی ہے ہمارے آلِ احمدؐ کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت

اتنے حملے ہیں کئے زینبؑ کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ بہت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہلچل تقی میدان کے اندر بہت

منقبت امام علیؑ

یوں منافق کو بیقراری ہے
ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علیؑ علیؑ کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آگئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰؑ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمھاری ہے

چاہے آجائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدرؑ میں ہوگئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں تقی
اس ہی نے زندگی سنواری ہے

منقبت امام علیؑ

معجزہ دنیا کو ہے ایسا دکھایا آپؑ نے
کعبے کی دیوار میں اک در بنایا آپؑ نے

جس علیؑ کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو ہے سکھایا آپؑ نے

آپؑ ہی کی نسل سے نسلِ امامت ہے چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپؑ نے

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپؑ نے

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے یہ تقی
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپؑ نے

منقبت بی بی خدیجہؑ

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہؑ
جو ہیں خلق میں رتبے پائے خدیجہؑ

نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہؑ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہؑ

تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہؑ

ہیں زینبؑ نے زہراؑ کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہراؑ نے اوڑھی ردائے خدیجہؑ

ہے اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہؑ

محمدؐ ہیں دیتے دعائیں تقی کو
جو اشعار لکھے برائے خدیجہؑ

منقبت

امامؑ کے جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں
یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امامؑ کی کس طرح سے لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امامؑ کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے تقی
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں

منقبت

بارہویں سرکارؑ کا کعبے پہ آنا دیکھنا
احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُنؑ کا روضہ دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کا ہے بیٹا دیکھنا

پرچمِ عباسؑ کعبے پر لگائیں گے وہ جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکارؑ کا ہونے تو دو تم بس ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہوگا جاکے سجدہ دیکھنا

قبضہ کرکے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولاؑ، دیکھنا

باغ زہراؑ سے فدک کا چھینا تھا جس نے تقی
ذوالفقارِ مرتضیٰؑ کا اُن پہ حملہ دیکھنا

منقبت

دن آگیا خوشی کا ہے یہ فاطمہؑ کی عید
دل سے خوشی مناؤ کہ ہے سیدہؑ کی عید

جو فاطمہؑ کا ہے وہ رسولِ خداؐ کا ہے
یعنی کہ آج ہو گئی یہ مصطفیٰؐ کی عید

خوش ہیں بہت زیادہ جو سردارِ انبیاؑ
اس واسطے یہ بن گئی کُل انبیاؑ کی عید

زہراؑ کی عید ہے تو حسینؑ و حسنؑ ہیں خوش
اس طرح آج ہو گئی شیرِ خداؑ کی عید

سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدیؑ آج امام
ہے اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید

عابدؑ کو قاتلانِ شہیؑ دیں کے سر ملے
خوش ہوکے کہہ رہے ہیں کہ ہے فاطمہؑ کی عید

مدحت علیؑ و زہراؑ کی تم بھی کرو تقی
یہ دن بہت حسینؑ ہے، ہے سیدہؑ کی عید

منقبت مولا علیؑ

اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدرؑ
ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدرؑ

تھا کوہِ طور پر موسیٰؑ نے جو جاکے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدرؑ

ہر ایک کو الگ حیدرؑ نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدرؑ

عمرانؑ نے بہت احمدؐ کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبرؐ کو خیالِ حیدرؑ

مشکل میں ہے تقی بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدرؑ

منقبت بی بی فاطمہؑ

محبوب حقؑ کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہؑ
اللہ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہؑ

ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ

بیٹی علیؑ کو دے کے نبیؐ نے کہا ہے یہ
میری علیؑ کے پاس امانت ہے فاطمہؑ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہؑ

زہراؑ کی عظمتوں کا تقی کیا بیان ہو
قرآں کہے رسولؐ کی عزت ہے فاطمہؑ

منقبت امام علیؑ

سب کو سکھاتا ہے ہاں اطوار ذکرِ حیدرؑ
ہے دشمنوں پہ چلتی تلوار ذکرِ حیدرؑ

پہچان ہوگئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نے تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِ حیدرؑ

ہے جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کررہا ہے دشمن پہ وار ذکرِ حیدرؑ

اللہ کا پسندیدہ ذکر ہے علیؑ کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سوبار ذکرِ حیدرؑ

جب وقتِ مشکل آیا میرے رسولؐ پر ہے
پھر ہے کیا نبیؐ نے ہر بار ذکرِ حیدرؑ

کاٹی زبانِ میثمؓ سب دشمنوں نے مل کر
پاکر کیا ہے اس نے اقرار ذکرِ حیدرؑ

ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی تقیؔ ہے گفتار ذکرِ حیدرؑ

منقبت بی بی فاطمہؑ

مدح کیسے کروں تری زہراؑ
مدح خواں ہیں ترے نبیؐ زہراؑ

تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہراؑ

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہراؑ

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہراؑ

ظلم تجھ پر کئے، نہیں سوچا
مصطفیٰؐ کی ہے لاڈلی زہراؑ

مصطفیٰؐ سے منافقت کی ہے
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہراؑ

آئی دربار سے یوں لُٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہراؑ

یہ خدا کا تقیؔ پہ احسان ہے
لکھ رہا ہے ثنا تری زہراؑ

سلام حضرت حرؑ

شام کی فوج کو جو صبح ہے چھوڑا حرؑ نے
پایا شبیرؑ کے لشکر میں سویرا حرؑ نے

عزتیں پائی ہیں شبیرؑ کے در سے اتنی
فاطمہ زہراؑ کا رومال بھی پایا حرؑ نے

سارے اصحابِ حسینؑ آئے یہاں اِنکے بعد
سب سے پہلے کیا جنت کا نظارہ حرؑ نے

دیکھ کر حرؑ کو ہوئی ہے انبیاؑ عزت میں کھڑے
کتنا پایا خدا جانے بڑا رتبہ حرؑ نے

فاطمہ زہراؑ کا رومال ملا حرؑ کو تقیؔ
رتبہ یوں پایا ہے سلمانؓ سے اونچا حرؑ نے

منقبت بی بی زینبؑ

ہر اک کو رزق ہے بانٹا علیؑ کی بیٹی نے
کسی سے کچھ نہیں مانگا علیؑ کی بیٹی نے

سنایا ایسا ہے خطبہ علیؑ کی بیٹی نے
یزید کو کیا رسوا علیؑ کی بیٹی نے

ہر ایک چیز کو خاموش کردیا ایسے
جما لیا ہے جو قبضہ علیؑ کی بیٹی نے

کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
بھرم حسینؑ کا رکھا علیؑ کی بیٹی نے

ہوئے ہیں خوش تری آمد سے پنجتنؑ سارے
مقام پا لیا ایسا علیؑ کی بیٹی نے

یزید لعنتی ہے قاتلِ امام حسینؑ
یہ کھل کے سب کو بتایا علیؑ کی بیٹی نے

یزید موت تری ہوگئی تھی اس لمحے
کیا جو خطبے سے حملہ علیؑ کی بیٹی نے

بچایا دینِ نبیؐ کو حسینؑ نے لیکن
حسینیت کو بچایا علیؑ کی بیٹی نے

تقیؔ کو شاعرِ مولاؑ بنا دیا تونے
یہ دے دیا مجھے رتبہ علیؑ کی بیٹی نے

منقبت امام محمد تقیؑ

میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تقیؑ
باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز تقیؑ

فاطمہ زہراؑ مجھے آ کہ دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تقیؑ

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تقیؑ

لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک تقیؔ
تیری مدحت میں جو شامل کئے الفاظ تقیؑ

سلام بی بی فاطمہؑ

اسوہِ زہراؑ سے جس کو آگہی ہو جائیگی
شخصیت وہ اس جہاں میں خود سخی ہو جائیگی

حبِّ زہراؑ سے جو دل میں روشنی ہو جائیگی
تب عدوئے فاطمہؑ سے دشمنی ہو جائیگی

حیدرؑ و زہراؑ کے دشمن کی رکھی رب نے سزا
ذات وہ زندہ ہے لیکن موت سی ہو جائیگی

نوری شہزادی ہیں میری تزکرہ بھی نور ہے
جن کی الفت سے لحد میں روشنی ہو جائیگی

بضعۃ منّی محمدؐ نے کہا ہے سن لے شیخ
اِن کی الفت سے گناہوں میں کمی ہو جائیگی

لعن بھیجو دشمنِ زہراؑ پہ تم صبح و مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتری ہو جائیگی

آپ ہیں خاتونِ جنّت آپ ہیں خیرالنساؑ
اِن کی الفت حشر میں چھاؤں گھنی ہو جائیگی

مصطفیؐ کی آل سے گر بغض رکھو گے یہاں
تیرگی تیری بھی پھر یہ زندگی ہو جائیگی

شاہؑ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشِ عزا
آئیں گی زہراؑ، پھر فضا بھی جنّتی ہو جائیگی

مانگنے خیرات آیا بابِ شہرِ علمؑ تک
منقبت اب ہے یقیں پوری تقیؔ ہو جائیگی

سلام شہزادہ علی اصغرؑ

ہے خاندان میں اصغر ربابؑ کا بیٹا
صغیر ہو گیا اکبر ربابؑ کا بیٹا

وہ جنگ جیت گیا کربلا کے میداں میں
زباں پھرا کہ لبوں پر ربابؑ کا بیٹا

سپاہِ شام کو ہنس کر رُلا دیا جس نے
یہ ایک چھوٹا سا حیدرؑ، ربابؑ کا بیٹا

میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا ہوں
تو سنے آتا ہے اکثر ربابؑ کا بیٹا

مِلیں ہیں نعتیں زہراؑ کی مدح سے کیا کیا
وہ فضل کرتا ہے ہم پر ربابؑ کا بیٹا

گرا ہے جھولے سے آوازِ استغاثہ پر
صدا حسینؑ کی سن کر ربابؑ کا بیٹا

وہ حرملا گیا جاں سے جو دیکھا شہہؑ کو تقی
یہ لپکے آگئے سرورؑ، ربابؑ کا بیٹا

سلام

کربلا ہے جو شان و شوکت سے
صرف زینبؑ تمھاری محنت سے

نامِ حیدرؑ زباں پہ لے آنا
تم کو بچنا ہو جب ہلاکت سے

یا علیؑ کہہ دیا ہے مشکل میں
مل گئی ہے نجات آفت سے

شیخ کیسے بچے گا محشر میں
زینبِ کبریٰؑ کی عدالت سے

لہجہ حیدرؑ کا تیرے لہجے میں
دیکھنے سب لگے یہ حیرت سے

صرف دنیا میں آپؑ ہیں ایسی
پنجتنؑ خوش ہوئے ولادت سے

گھر پہ پرچم لگا ہے غازیؑ کا
رہ رہا ہوں تبھی حفاظت سے

ہوگئے گونگے سب سپاہ تقی
ثانیِ فاطمہؑ کی ہیبت سے

منقبت امام علیؑ

مدحتِ شیرِ خداؑ سے جو بھی غافل ہوگیا
اس کا جینا اس کا مرنا سب ہی مشکل ہوگیا

روشنی لیتا ہے روزانہ انہی سے مانگ کر
مرتضیٰؑ کے در کا تو سورج بھی سائل ہوگیا

ہاتھ حیدرؑ کا اٹھا کر خم میں یہ بولے رسولؐ
شکر ہے اللہ کا یہ دین کامل ہوگیا

کرتے کرتے یوں لگا ہے مدحتِ شیرِ خداؑ
سارے نبیوںؑ کی صفوں میں میں بھی شامل ہوگیا

مجتبیٰؑ کے بابا کی نفرت میں تو اے شیخ بد
جتنا دنیا میں پڑھا ہے اتنا جاہل ہوگیا

منہ بنایا ایک دن جس نے علیؑ کے ذکر پر
روزِ آخر تک برا اس کا شمائل ہوگیا

ہوگیا ہے کنبہ احمدؐ میں شامل آج سے
حضرتِ سلمانؑ تُو تو اتنا فاضل ہوگیا

کررہے ہیں رشک اصحاب علیؑ یہ دیکھ کر
مرتبہ جو حضرتِ فضہؑ کو حاصل ہوگیا

کیا بنے گا روزِ محشر اس مقصر کا بھلا
کہہ رہا ہے ماتمِ زنجیر باطل ہوگیا

شمریت سے دور رہیے، حرّیت پر آیئے
جو صحابی تھا علیؑ کا وہ بھی قاتل ہوگیا

ہاں تقی بہلولؑ شیرِ کبریاؑ کے عشق میں
جتنا دیوانہ ہوا ہے اتنا عاقل ہوگیا

منقبت امام حسنؑ

جب کسی شخص کو مدحِ حسنؑ کرتے دیکھا
میں نے اس شخص کو ہر بار ابھرتے دیکھا

ہر گھڑی کرتے رہے آپؑ کی عزت شبیرؑ
بس لبِ شہہؑ سے امام آپ کو کہتے دیکھا

وہ یہی کہنے لگا آگئے لڑنے حیدرؑ
جس نے میدان میں جب آپ کو لڑتے دیکھا

ایسی مادر تو فقط ان ہی کی مادر ہوگی
جن کی عظمت میں محمدؐ کو بھی اٹھتے دیکھا

ہوتی ہے آلِ نبیؐ کی ثنا جس گلشن میں
ہم نے اس باغ کو ہر وقت ہی کھلتے دیکھا

حسنِ مجتبیٰ کیا شان ہے سبحان اللہ
آپؑ کے سامنے شبیرؑ کو جھکتے دیکھا

مدحِ حیدرؑ سے جنھیں ہونے لگی ہے الجھن
ہم نے ان مردوں نا مرد ہے بنتے دیکھا

لکھّی ہے تیغ قلم سے جو حسنؑ نے تحریر
پورے ہی شام کو اک مولاؑ سے ڈرتے دیکھا

نام حیدرؑ نے نہیں رکھّا تمھارا شبرؑ
حکمِ خالق سے ترا نام اترتے دیکھا

جب پیمبرؐ پہ مصیبت کی گھڑی آتی ہے
درِ زہراؑ پہ ہی میں نے انھیںؐ آتے دیکھا

میں سمجھ جاتا ہوں دنیا کے چلاتے ہیں نظام
میں نے کاندھوں پہ محمدؐ کے جو پھرتے دیکھا

مدحتِ آلِ نبیؐ جن سے نہیں ہوتی انھیں
دشمنِ آلِ نبیؐ کی ثنا کرتے دیکھا

کُل جہانوں میں کہا جاتا ہے ان کو شبرؑ
جن کے شاگرد کو عباسؑ ہے بنتے دیکھا

اے حسنؑ ابنِ علیؑ دہر میں جب آپ آئے
سورہ کوثر کا تھا قرآن نے آتے دیکھا

لگتا ہے ایسے کہ کی آلِ محمدؐ کی ثنا
جس گھڑی جب بھی ہے قرآن کو پڑھتے دیکھا

کرتے ہیں ظلم و ستم سارے مسلماں ان پر
جن کی تعریف میں قرآن اترتے دیکھا

بغض میں آلِ محمدؐ کے گھرانے سے فقط
ان مسلمانوں کی تعداد کو بڑھتے دیکھا

جگرِ احمدِ مرسلؐ کے جگر کے ٹکڑے
فاطمہ زہراؑ کا گھر پھر سے اجڑتے دیکھا

رونے شبیرؑ لگے کرب و بلا میں اس دم
بھائی شبرؑ کا وہ تعویز جو پڑھتے دیکھا

ابنِ زہراؑ کے جنازے پہ لگے تیر بہت
ثانیء زہراؑ کو کیا ظلم ہے سہتے دیکھا

آگئے تھام کے دل مصطفیٰؐ، زہراؑ و علیؑ
منہ سے شبرؑ کے کلیجہ جو نکلتے دیکھا

دیکھے جب آقاؑ کے سینے کے جگر کے ٹکڑے
غازی عباسؑ کو دروازے پہ روتے دیکھا

مصطفیٰؐ فاطمہ زہراؑ و علیؑ و شبیرؑ
چار معصوموں نے شبرؑ کو تڑپتے دیکھا

شہہؑ کو یاد آگئے بھیّاؑ کے جگر کے ٹکڑے
لاشِ قاسمؑ کو جو ٹاپوں سے بکھرتے دیکھا

لگا رہتا ہے تقی ہر گھڑی یاں دستر خواں
سارے عالم کو اسی در پہ ہی پلتے دیکھا

منقبت امام حسنؑ

کیا بیاں اس سے بھلا بڑھ کے ہو توقیرِ حسنؑ
آپ کے سامنے جھکتے رہے شبیرؑ حسنؑ

نوک سے خامے کی سر تن سے جدا کرتے رہے
یوں قلم کو بھی کیا آپ نے شمشیرِ حسنؑ

حلقۂ دین کو امت نہ کبھی توڑ سکی
اتنی مضبوط رہی آپکی تدبیرِ حسنؑ

صلح نامہ پہ لکھیں شرط اٹھا کر خامہ
بن گئی تیغ عدو کو یہی تحریر حسنؑ

آپ کے بن تو ہے تاریکی ہی اسلام میں بس
دینِ اسلام کی ہیں آپ ہی تنویر حسنؑ

جب بھی آتی ہیں مجھے آپ کی یادیں مولاؑ
میں چلا جاتا ہوں سوئے درِ شبیرؑ حسنؑ

سیرت و شکل و عبادت میں، جلالت میں تقیؔ
ہوبہو احمدِ مرسلؐ کی ہیں تصویر حسنؑ

منقبت امام حسنؑ

کوثر کی آیتوں میں ولادت حسنؑ کی ہے
کتنی نبیؐ سے ملتی شباہت حسنؑ کی ہے

دوشِ نبیؐ سواری ہی حضرت حسنؑ کی ہے
یہ مدحتِ نبیؐ ہے کہ مدحت حسنؑ کی ہے

مولا حسینؑ نے جو بڑھائی ہے ایک رات
شبیرؑ کی نہیں ہے وہ مہلت حسنؑ کی ہے

دنیا میں آتے ہی کیا سجدہ امامؑ نے
ظاہر ہے صاف ایسی عبادت حسنؑ کی ہے

جنگِ جمل میں کر دیا لاکھوں کا خاتمہ
بالکل علیؑ کی مثل شجاعت حسنؑ کی ہے

بولی زباں خدا کی ولادت پہ آپؑ کی
جو صورتِ رسولؐ ہے صورت حسنؑ کی ہے

وحیِ الٰہی کرتی ہے شبرؑ سے گفتگو
کتنی بلند دیکھئے عظمت حسنؑ کی ہے

شبرؑ سے جنگ سیکھی ہے حیدرؑ کے شیر نے
یعنی لبِ فرات بھی ہیبت حسنؑ کی ہے

ہرگز جدا حسنؑ سے نہیں جنگِ کربلا
شبیرؑ کی رضا میں اجازت حسنؑ کی ہے

انؑ ہی کی خاطر آتے تھے در پہ رسولؐ خود
نظروں میں مصطفیٰؐ کی یہ عزت حسنؑ کی ہے

باباؑ کے اک عدو کو ہے عورت بنا دیا
ہر خلق پر خدا کے حکومت حسنؑ کی ہے

بس آخری پیمبرِ معبودؑ کے سوا
اعلیٰ نبوّتوں سے امامت حسنؑ کی ہے

شبیرؑ بار بار بھتیجے سے کہتے تھے
قاسمؑ تو میری جان علامت حسنؑ کی ہے

بانٹا ہے رزق جس نے امیر و غریب کو
مشہور دو جہاں میں سخاوت حسنؑ کی ہے

سن کر فقیرِ شام اچانک مچل گیا
مولا علیؑ کے بعد خلافت حسنؑ کی ہے

امّت کو سنّتِ نبویؐ میں کیا ہے قید
کس نے کہا یہ صلح ہے حکمت حسنؑ کی ہے

تفسیرِ کوثر اتری ہے کوثر کے گھر میں آج
زہراؑ خوشی سے بولیں ولادت حسنؑ کی ہے

بس جو ارادہ کرلیا وہ ہوگیا وہیں
یعنی کہ لفظِ کُن پہ حکومت حسنؑ کی ہے

استاد ہیں جریؑ کے ہیں شبیرؑ کے امامؑ
معلوم بس خدا کو فضیلت حسنؑ کی ہے

بیمار ہوگیا ہے یہ پڑھ کر حقیرِ شام
ایسی بھی کیا وہ خط پہ عبارت حسنؑ کی ہے

صفین میں جہاد کیا مثلِ مرتضیٰؑ
عباسِ باوفاؑ پہ مہارت حسنؑ کی ہے

اللہ کے پسینے سے ہی بنائے گئے ہیں وہ
لوح و قلم تو اصل میں فطرت حسنؑ کی ہے

ہر دم انھیں کو رکھتے ہیں ساتھ اپنے مصطفیٰؐ
ہر کام میں نبیؐ کے شراکت حسنؑ کی ہے

کی جس کی کربلا میں تلاوت حسینؑ نے
قاسمؑ تمھارے بازو پہ سورت حسنؑ کی ہے

صمصام کو جو اونٹ حسنؑ دے رہے ہیں اب
اعلان ہو رہا ہے امامت حسنؑ کی ہے

حیدرؑ نے یاں غدیر سجائی نئی ہے آج
واجب یہیں سے سب پہ ولایت حسنؑ کی ہے

ملتا ہے رزق اللہ کے ہی صدقے سے آج تک
دونوں جہاں کو یوں بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

تلوار کا جو کام تھا خامے سے کردیا
ممنون چودہ صدیوں سے امّت حسنؑ کی ہے

ساری نبیؐ کی عظمتیں اللہ میں ہی پائی ہیں
یوں مصطفیٰؐ کے ساتھ محبت حسنؑ کی ہے

اصغرؑ نے مسکرا کے یہ میدان میں کہا
بے تیغ آگیا ہوں کہ سیرت حسنؑ کی ہے

قاسمؑ کو لڑتے دیکھ کے کہنے لگے رسولؐ
سرورؑ کے ساتھ آج بھی نصرت حسنؑ کی ہے

لکھتے ہیں نعت دادا سو پوتا بھی لکھتا ہے
عمرانؑ کی جو ہے وہی قدرت حسنؑ کی ہے

رکعت میں پہلی سورہ کوثر کی شکل میں
یہ دیکھئے نماز میں مدحت حسنؑ کی ہے

بیعت نہ مانگی اس لئے زینبؑ سے شام میں
لہجہ تقی خدا کا ہے، ہیبت حسنؑ کی ہے

منقبت امام حسنؑ

ظلم پر وار ہے حسنؑ کا قلم
تیغِ قہّار ہے حسنؑ کا قلم

کر لیا کام ذولفقار کا خود
کفر کو خار ہے حسنؑ کا قلم

مولا مشکل کشاؑ کی مدحت میں
لکھتا اشعار ہے حسنؑ کا قلم

لائیں گے مہدیؑ اپنے ساتھ اسے
اب بھی بیدار ہے حسنؑ کا قلم

ایک تلوار ذولفقارِ علیؑ
ایک تلوار ہے حسنؑ کا قلم

آئے گا تم کو کربلا میں نظر
ایک ہتھیار ہے حسنؑ کا قلم

حاکمِ شام کا اڑا دیا سر
تیغ کی دھار ہے حسنؑ کا قلم

حق و باطل کے بیچ میں اے تقی
ایک دیوار ہے حسنؑ کا قلم

منقبت امام حسینؑ

کیسے کریں بیان فضیلت حسینؑ کی
میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسینؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں، ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسینؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسینؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسینؑ ابنِ مرتضیٰ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسینؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پہ ہے حکومت حسینؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسینؑ کی

جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسینؑ کی

مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب تقی
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی

منقبت بی بی فاطمہؑ

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ
سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو یا خدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ

نام سرورؑ نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آ کر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ

بخشوائے گا تقی کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھّا جو قصیدہ فاطمہؑ

منقبت امام محمد باقرؑ

مصطفیٰؐ کا شباب ہیں باقرؑ
پانچویں بوترابؑ ہیں باقرؑ

بھیجا ہے آپ کو نبیؐ نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ

صبر کا آفتاب ہیں سجّادؑ
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کہ آ ؟ اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ

قلب میں شبّہؑ کے اور حسنؑ کے تقی
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ

منقبت امام علی نقیؑ

کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقیؑ
ہیں سب کے سب غلام تمھارے علی نقیؑ

میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے علی نقیؑ

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقیؑ

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقیؑ

مومن ہیں جتنے بھی تقی دعویٰ یہ اُنکا ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقیؑ

منقبت امام علیؑ

رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور
ہو جائیگا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو ہے
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیئے
ہونا نہ کبھی عشقِ علیؑ کی فضا سے دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکرہ
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، تقی
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیؐ سے دور

منقبت امام علیؑ

زباں پہ جس کی بھی حیدرؑ کی گفتگو نہ رہی
ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جائیگی جہان میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چار سُو نہ رہی

ملک یہ کہنے لگے آ کے جشنِ حیدرؑ میں
علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

علیؑ سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰؑ کی ثنا تو بہت بلند تقی
ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کے روبرو نہ رہی

سلام شہزادہ علی اصغرؑ

پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغرؑ
ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغرؑ

تمھیں سب دیکھ کر بولے، تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازیؑ ہے، یا ہے حیدرؑ علی اصغرؑ

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جو اب سرورؑ، علی اصغرؑ

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آ کر علی اصغرؑ

تقی جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیرؑ کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغرؑ

منقبت بی بی ام البنینؑ

آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنینؑ
حضرتِ عباسؑ کی ہیں آپ ماں ام البنینؑ

آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کُل جہاں ام البنینؑ

دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰؑ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہراؑ آپ کو کہتی ہے ماں ام البنینؑ

پہلے زہراؑ سے ملک کرتے تھے آ کر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنینؑ

حیدرِ صفدرؑ کی پہلے رازداں تھیں فاطمہؑ
آج ہیں شیرِ خداؑ کی رازداں ام البنینؑ

آپ آلِ فاطمہؑ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنینؑ

آپ کی مدحت نقی کس طرح سے لکھے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوں کہاں ام البنینؑ

سلام بی بی زینبؑ

ہوئی جہان کو معلوم بات زینبؑ سے
یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے

جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے

ہوا ہے لاکھوں کے مجمے میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا ہے تو نے
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے

علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا نقی نقوی
یزید خوف میں ہے کرکے بات زینبؑ سے

منقبت

ہیں جب ابوذرؓ و سلمانؓ سے غلامِ علیؑ
تو سوچو تم ذرا ہوگا کہاں مقامِ علیؑ

رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ

مرے نبیؐ پہ جب آیا ہے وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ

جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ

نقی مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ

منقبت عونؑ و محمدؑ

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا ہے دشمن پر بہت
غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت

جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے ہے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آکر بہت

جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت

آگئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے سیکھی ہے جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ڈر بہت

دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا ان کو شاہؑ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہؑ کا اصغرؑ بہت

نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازیؑ کی اِنؑ پر بہت

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت

زینبِ دلگیرؑ کے گھر کی ہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازیؑ و سرورؑ بہت

کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت

دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے ہیں داد
حیدرؑ و عباسؑ، سرورؑ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰؑ کے گھر
زینبِ کبریٰؑ کا روشن ہو گیا ہے گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھّی ہے ہمارے آلِ احمدؐ کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت

اتنے حملے ہیں کئے زینبؑ کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ بہت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہلچل تقی میدان کے اندر بہت

منقبت

یوں منافق کو بیقراری ہے
ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علیؑ علیؑ کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آگئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰؑ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمھاری ہے

چاہے لاکھوں سامنے آجائیں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدرؑ میں ہوگئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں تقی
اس نے ہی زندگی سنواری ہے

منقبت مولا علیؑ

معجزہ دنیا کو ہے ایسا دکھایا آپؑ نے
کعبے کی دیوار میں اک در بنایا آپؑ نے

جس علیؑ کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو ہے سکھایا آپؑ نے

آپؑ ہی کی نسل سے نسلِ امامت ہے چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپؑ نے

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپؑ نے

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے یہ تقی
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپؑ نے

منقبت بی بی خدیجہؑ

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہؑ
جو ہیں خلق میں رہتے پائے خدیجہؑ

نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہؑ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہؑ

تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہؑ

ہیں زینبؑ نے زہراؑ کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہراؑ نے اوڑھی ردائے خدیجہؑ

ہے اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہؑ

محمدؐ ہیں دیتے دعائیں تقی کو
جو اشعار لکھے برائے خدیجہؑ

منقبت

امامؑ کے جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں
یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امامؑ کی کس طرح سے لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امامؑ کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے تقی
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں

منقبت امامِ زمانہؑ

بارہویں سرکارؑ کا کعبے پہ آنا دیکھنا
احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُنؑ کا روضہ دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کا ہے بیٹا دیکھنا

پرچمِ عباسؑ کعبے پر لگائیں گے وہ جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکارؑ کا ہونے تو دو تم بس ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہوگا جاکے سجدہ دیکھنا

قبضہ کرکے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولاؑ، دیکھنا

باغ زہراؑ سے فدک کا چھینا تھا جس نے تقی
ذوالفقارِ مرتضیٰؑ کا اُن پہ حملہ دیکھنا

منقبت عیدِ شجاع

دن آ گیا خوشی کا ہے یہ فاطمہؑ کی عید
دل سے خوشی مناؤ کہ ہے سیدہؑ کی عید

جو فاطمہؑ کا ہے وہ رسولِ خداؐ کا ہے
یعنی کہ آج ہو گئی یہ مصطفیٰؐ کی عید

خوش ہیں بہت زیادہ جو سردارِ انبیاؐ
اس واسطے یہ بن گئی کُل انبیاؐ کی عید

زہراؑ کی عید ہے تو حسینؑ و حسنؑ ہیں خوش
اس طرح آج ہو گئی شیرِ خداؑ کی عید

سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدیؑ آج امام
ہے اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید

عابدؑ کو قاتلانِ شہہِ دیںؑ کے سر ملے
خوش ہوکے کہہ رہے ہیں کہ ہے فاطمہؑ کی عید

مدحت علیؑ و زہراؑ کی تم بھی کرو تقی
یہ دن بہت حسینؑ ہے، ہے سیدہؑ کی عید

منقبت

اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدرؑ
ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدرؑ

تھا کوہِ طور پر موسیٰؑ نے جو جاکے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدرؑ

ہر ایک کو الگ حیدرؑ نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدرؑ

عمرانؑ نے بہت احمدؐ کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبرؐ کو خیالِ حیدرؑ

مشکل میں ہے تقی بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدرؑ

منقبت بی بی فاطمہؑ

محبوبِ حقؑ کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہؑ
اللہ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہؑ

ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ

بیٹی علیؑ کو دے کے نبیؐ نے کہا ہے یہ
میری علیؑ کے پاس امانت ہے فاطمہؑ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہؑ

زہراؑ کی عظمتوں کا تقی کیا بیان ہو
قرآن کہے رسولؐ کی عزت ہے فاطمہؑ

منقبت بی بی فاطمہ زہراؑ

مدح کیسے کروں تری زہراؑ
مدح خواں ہیں ترے نبیؐ زہراؑ

تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہراؑ

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہراؑ

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہراؑ

ظلم تجھ پر کیے، نہیں سوچا
مصطفیٰؐ کی ہے لاڈلی زہراؑ

مصطفیٰؐ سے منافقت کی ہے
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہراؑ

آئی دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہراؑ

یہ خدا کا تقی پہ احسان ہے
لکھ رہا ہے ثنا تری زہراؑ

منقبت امام محمد تقیؑ

میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تقی
باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز تقی

فاطمہ زہراؑ مجھے آ کے دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تقی

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تقی

لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک تقی
تیری مدحت میں جو شامل کیے الفاظ تقی

مسدس

تاریخ میں امام تقیؑ کا ہے واقعہ
مامون کو دکھایا امامت کا معجزہ
بعد از شکار پلٹا جو حاکم کا قافلہ
مولا تقیؑ سے ہوگیا پھر اس کا رابطہ
حاکم تو آیا رعب میں جب دیکھا یہ کمال
مولا سے آگے بڑھ کے کیا اس نے اک سوال

مٹھی میں اپنے بند کیا اس نے وہ شکار
بولا تقیؑ سے مجھ کو بتائیں یہ ذی وقار
ہاتھوں میں میرے کیا ہے ذرا کردیں آشکار
سن کر یہ مسکرانے لگا دیں کا تاجدار
فرمایا میری بات کو سن اور یہ مان لے
ہم وارثِ رسولؐ ہیں بس اتنا جان لے

ہے شوق بادشاہوں کا دنیا پہ آشکار
دریا پہ جاکے کرتے ہیں مچھلی کا وہ شکار
پھر اس سے پوچھیں جو کہ ہے خالق کا رازدار
مچھلی کی اصل تو جو کہے کردوں آشکار
حاکم نے اس گھڑی کیا حیرت سے یہ کلام
ہیں آپ کون، بولے میں ہوں وقت کا امام

وہ طفل تھی امامؑ کی وہ علم کی تھی شان
حاکم کے دل میں دیکھ کے یہ آگیا گمان
اس لعل کا سجا ہے اماموں سے خاندان
حاکم نے سوچا کیوں نہ میں لوں اس کا امتحان
دربار میں بلا لئے مفتی بڑے بڑے
اس سمت نو برس کے امامِ تقیؑ مرے

حاکم نے مفتی سے کہا مشکل سا کر سوال
اور اس سوال سے تو انھیں مشکلوں میں ڈال
ایسا سوال کردے کہ ہوجائیں یہ نڈھال
کردے عیاں تو قصر میں جو اپنا ہے کمال
مفتی نے یہ سوال کیا انؑ سے سوچ کر
کرلیں شکار حالتِ احرام میں اگر

مفتی نے اک سوال فقط مولاؑ سے کیا
کیسے نہ دیں جواب یہ، جن کو چُنے خدا
بولے تقیؑ، سوال ہے تو نے غلط کیا
بولے طریقہ یہ نہیں بالکل، سوال کا
حیران ہوکے یحیٰی نے اس دم کیا کلام
کیا ہے غلط بتایئے مجھ کو بھی یا امامؑ

بولے تقیؑ، سوال تِرا کیسے پورا ہے
بولے تقیؑ، سوال تمھارا ادھورا ہے
واضع نہیں، شکار ہمیں کس کا کرنا ہے
انسان کا، پرندے کا یا جانور کا ہے
درباری دیکھ کے سبھی حیران ہیں تقی
کہنے لگے کہ بولتا قرآن ہیں تقیؑ